صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 16 مئی 2017ء بمطابق 19 شعبان 1438 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔

مَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ ٱللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ لَـَٔاتٍ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ O وَمَن جَـٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجَـٰهِدُ لِنَفْسِهِۦٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِىٌّ عَنِ ٱلْعَـٰلَمِينَ O وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ۔

(ترجمہ): جو شخص خدا کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہو خدا کا (مقرر کیا ہوا) وقت ضرور آنے والا ہے۔ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور جو شخص محنت کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے محنت کرتا ہے۔ اور خدا تو سارے جہان سے بے پرواہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ہم ان کے گناہوں کو اُن سے دور کر دیں گے اور ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جزاکم اللہ، رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی وَیَسِّرْ لِیٓ أَمْرِی وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِی یَفْقَهُوا قَوْلِی۔

اراکین کی رخصت

<u>Madam Deputy Speaker:</u> 'Leave Applications': I go with the leave applications first. Ms: Anisa Zeb Bibi, Sardar Muhammad Idress, Alhaaj Ibrar Hussain, Azam Khan Durrani, Shahram Khan Tarakai, Ms: Khatoon Bibi, Ms: Nagina Khan.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> As all the Questions are from Elementary Education and Minister of Education is on his way, in the meanwhile I can start with the Bills.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2017)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Item No. 08 and 09: Honourable Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}</u>: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Those who are in favour may say 'Yes'.

عنایت! یس خواووایہ۔

<u>Senior Minister (Local Government)</u>: Yes.

<u>Members:</u> Yes.

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam.Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Mr. Shah Hussain Khan, Mr. Muhammad Rashad Khan, Mr. Jafar Shah, Sahibzada Sanaullah and Mr. Muhammad Ali, to please move their join amendment in sub-clause (2) of Clause 1 of the Bill, anyone of them?

(Interruption)

<u>Madam.Deputy Speaker:</u> No one, so Minister Sahib!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر(بلدیات)}: د دہ سرہ مونږ نہ Agree کولہ، لکہ ما ورسرہ خبرہ کړې وہ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): Agree کوؤ ورسرہ نہ مونږہ، ھسې ھم Drop شو کنہ۔

Madam Deputy Speaker: Okay, lapsed. So you continue the next one, Clauses 2 to 4, since no amendment has been proposed-----

(Interruption)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر! یہ تو بہت ضروری ہے، میں تو کہتا ہوں کہ جب وہ ایم پی ایز-----

(شور)

سینیئر وزیر(بلدیات): ویسے یہ میں آپ کو Explain کروں کہ یہ کس قسم کا قانون ہے؟ تاکہ میں بعد میں Explain کرونگا، یہ دونوں ایسے بلز ہیں کہ ان کے ساتھ آپ Hundred percent agree کریں گے، اس میں کوئی مسئلہ آپ کو نہیں ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ پہلے بتایا جائے کہ یہ امنڈمنٹ جو ہے-----

(شور)

سینیئر وزیر(بلدیات): وہ میں بتاتا ہوں، دیکھیں وہ میں بتاتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منور صاحب! یہ دیکھیں نا، شاہ حسین، محمد رشاد، جعفر شاہ، صاحبزادہ ثناءاللہ، محمد علی یہ سب کی امنڈمنٹ ہے، ان میں سے ایک بھی نہیں ہے نا تو They should have been there, they knew کہ ان کی وہ آ رہی ہے، ان کو تو کم از کم ایک کو تو ہونا چاہیئے تھا، اوکے نیکسٹ، منسٹر صاحب! آپ ذرا ایک دو باتیں خیر ہے اس ایکٹ کی Just-----

سینیئر وزیر(بلدیات): یہ Basically تحصیل بنی ہے، اس تحصیل کا نام لسٹ میں شامل کرنا ہے، ایک یہ ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ جو ضلع نائب ناظمین ہیں، 2001 میں وہ ڈسٹرکٹ سیکرٹریٹ کے انچارج تھے، وہ جو ہم نے ناظمین کو Empower کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنائی تھی، اس میں ضلع ناظمین اور ڈسٹرکٹ ناظمین کی طرف سے Jointly یہ مطالبہ آیا تھا کہ ضلع ناظم کا 2001 والا سٹیٹس بحال کیا جائے کہ جس

میں ضلع ناظم ڈسٹرکٹ سیکرٹریٹ کا انچارج ہوتا ہے اور پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر ہوتا ہے، So it is empowering District Naib Nazim, Tehsil and District Naib Nazim Zila. That's the amendment. These are two-----

(شور)

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میڈم سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منور خان کا وہ مائیک-----

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بیٹھ کر اور ذرا آنکھوں سے دیکھیں، اس پہ کم از کم بحث ہونی چاہیئے کہ یہاں یہ پاور ڈسٹرکٹ ناظم کو ملنی چاہیئے یا نہیں ملنی چاہیئے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ نہ، وہ آپ سے کچھ چیز نہیں لے رہے، وہ ان کے ہاں جو آپریشنل بجٹ جاتا ہے، ڈسٹرکٹ نائب ناظم کے ہاں جو آپریشنل بجٹ جاتا ہے، وہ ڈسٹرکٹ نائب ناظم اور ناظم کا اپنا مسئلہ تھا اور وہ اس کمیٹی نے Recommend کیا تھا، اس کمیٹی کی ساری Recommendations پہ عمل ہو گیا ہے، صرف یہ پورشن ایسا تھا کہ جس کیلئے امنڈمنٹ کی ضرورت تھی، ضلعی ناظمین اور نائب ناظمین کے اتفاق سے وہ کمیٹی بنی تھی اور اس کی Recommendations ہیں جو کہ اب اس اسمبلی میں آئی ہیں، اس کو اگر Delay کیا گیا تو کسی اور دن پھر پاس نہیں ہو سکے گا۔ سچی بات یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ نائب ناظمین ضلعی حکومتوں کو Empower کرنے کا مسئلہ ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منور صاحب! میں آپ کے ساتھ Hundred percent agree کرتی ہوں لیکن اپوزیشن کی جو چاروں کی امنڈمنٹس ہیں، ان میں سے ایک بھی ہوتا تو اچھا ہوتا نا، وہ بھی۔ جی نلوٹھا صاحب۔

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جن کی امنڈمنٹس ہیں، وہ ایک بھی موجود نہیں ہے-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں ہاں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ اتنا اہم بل ہے، اگر آپ اس کو تھوڑا سا وہ کر دیں تو بہتر رہے گا، میرے خیال میں-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھوڑا ٹائم دے دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں، ہاؤس سے آپ پوچھ لیں، ہاؤس سے پوچھ لیں آپ۔۔۔۔۔

(شور)

ایک رکن: جعفر شاہ صاحب راغلو۔

Madam Deputy Speaker: Jafar Shah Sahib, okay, you are here, come on, please

یہ آپ کی وہ جوامنڈمنٹ ہے، اس میں۔

جناب جعفر شاہ: وہ کدھر ہے، میں تو ابھی۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ سپیکر: یہ آئی ٹی والے پلیز آجائیں، یہ آن کردیں، یہ آئٹم نمبر 8 اینڈ 9 ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم! یہی ریکویسٹ ہم بار بار کرتے ہیں کہ کم از کم وہ پیپر ہے، یہ پیپر کی شکل میں لے آئیں کیونکہ یہاں پر پھر ڈھونڈنا، یہ بڑا مسئلہ ہوتا ہے۔

محترمہ سپیکر: جعفر شاہ صاحب کو بولنے دیں، جعفر شاہ صاحب۔

Mr. Jafar Shah: Okay, thank you Madam Speaker. I beg to move that in Clause.1, in sub-clause (2), after the words "at once" the words "except paragraph (b), of Clause 4, of the Act which shall come into force on the announcement of the next Local Government Election", may be added.

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: میډم سپیکر! لږ شان دې دا Explain کړی چې ولې مطلب دا ؟ زه به نور ورسره Agree کړم ځکه زما د Agree کولو نه بغیر بله لاره هم نشته دے خو دے د لږ Explain کړی چې د دې دلته څه مطلب دے ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ Explain کړئ ورته۔

(قہقہے)

جناب جعفر شاہ: بعد میں Explain کرونگا، یہ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بالکل Explain کرونگا، یہ Accept کرلیں۔

سینئیر وزیر(بلدیات): ما وئیل گوره، دا د شانګلې خلق د دې شی نه Deprive کول غواړی، زما څه کار دے، ته د شانګلې خلق Deprive کول غواړې، زه به ورته وایم چې دوئ د دې دغه نه Deprive کول، دے وائی چې دا تحصیل چې دے، دا تاسو جوړ کړئ خو د بلدیاتو دا الیکشن چې کیږی نو دا به لګه تحصیل ناظم جوړیږی نو دا به د 2018 نه وروستو جوړیږی، دے دا سې خبره کوی، وائی اوس دې پکښې ناظم نه جوړیږی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: زه یو خبره کوم میډم سپیکر۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاہ: زه دیکښې دا خبره کوم جی، دلته چې کوم منسټر صاحب Explain کړه، زمونږ د شانګلې ایم پی اے صاحب، وہ آج نہیں آئے ہیں Unfortunately اوران کا، ہمارا سب کا یہ Concern ہے کہ ابھی اس الیکشن میں، ابھی تو جنرل الیکشن کی تیاریاں ہو رہی ہیں اوراس میں اتنا ٹائم نہیں ہے۔ It should be after the next election۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، عنایت۔

سینئیر وزیر(بلدیات): میډم! ما خو تاسو ته صرف دا وئیل چې یره د شانګلې خلق د دغه نه Deprive کول دی، یعنی میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ شانگلہ کے لوگوں کو Deprive کر رہے ہیں، سوات سے تعلق ہے ان کا، تو شانگلہ والوں کو Deprive کر رہے ہے کہ بشام کی جو تحصیل بنی ہے، اس کو تحصیل ناظم نہ ملے، وہ 2018 کے بعد کہیں ان کو تحصیل ناظم ملے، تو میں Simply یہ کہتا ہوں، فلور پہ میں بات لانا چاہتا ہوں، باقی آپ ہاؤس کو Put کریں، میں Agree کروں گا ان کے ساتھ۔

جناب جعفر شاہ: ہاؤس کو Put کریں، ووٹ کر لیتے ہیں، میڈم! ووٹ کر لیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: منعم خان!

جناب جعفر شاہ: میڈم!

Madam Deputy Speaker: Jafar shah Sahib, Munim Khan from Shangla wants to say something. Ji, Munim Khan.

جناب جعفر شاہ: ہاؤس کو Put کر لیں، میڈم۔

جناب عبدالمنعم: میډم دا سې ده چې یره تحصیل شوے دے نو که تحصیل 2018 کښې کیږی نو بیا خو 2018 کښې پکار ده او فی الحال Already یو کال مخکښې شوے دے که بیا وروستو کیږی چې کله تحصیل اوشی نو بیا خو پکار ده چې هغوی ته پوره هغه مراعات د تحصیل ناظم ته د غه ملاؤ شی کنه، هلته Already هر څه برابر دی، تحصیل جوړ شوے دے، اوس پکار ده چې هغوی ته خپل د تحصیل ناظم ملاؤ شی، دا خو د دې د پاره کوی۔

Madam Deputy Speaker: Jafar Shah Sahib! Munim Khan is agree with Inayat Sahib. ؟ تاسو څه وایئ

سید جعفر شاہ: I would request to your honour Madam Speaker کہ اس کو ہاؤس میں ووٹنگ کیلئے رکھیں، دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): پوزیشن یہ ہے آج۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سینیئر وزیر (بلدیات): آج وہ اپوزیشن لیڈر ہے، وہ پارلیمانی لیڈر نہیں ہے، آج اپوزیشن لیڈر ہے وہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہی کہتا ہوں کہ جعفر شاہ صاحب کی رائے سے میں اتفاق کرتا ہوں، چونکہ دو موؤرز تو نہیں ہیں، جعفر شاہ صاحب موجود ہیں، چونکہ ان کا بھی حق تھا، یہ جو امنڈمنٹ لائے ہیں تو ہاؤس کو آپ ووٹ کیلئے Put کر دیں جو ہاؤس فیصلہ دے۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاؤس کو Put کر دیں، جی Agree کرنا ہے۔

Madam Deputy Speaker: You agree with that.

سینیئر وزیر (بلدیات): Agree کرنا ہے، ہمارا Colleague ہے، دوست ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، امنڈمنٹ سے Agree کر گیا ہے، بس اب شانگلہ والے لڑیں اس کے ساتھ، بعد میں جو بھی کرتے ہیں۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. (Applause) Amendment in Clauses 2 to 4, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 2 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 2 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Long Title and Preamble also stand parts of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': honourable Senior Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill 2017 may be passed. Minister Sahib.

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017 may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Why can't you say yes?

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Those against it may say 'No'.

Members: No.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اتھارٹی مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: Item No. 10 and 11: Honourable Minister for Health, who is going to present this?

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Okay, please move the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety Authority Bill 2017.

Senior Minister (Local Government): I, on behalf of honourable Minister for Health, beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety Authority Bill, 2017 may be taken into consideration at once.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety Authority (Amendment) Bill, 2017 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 7 stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Long Title and Preamble also stand parts of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا فوڈ سیفٹی اتھارٹی مجریہ 2017)

Madam Deputy Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety Authority (Amendment) Bill, may be passed, Minister Sahib.

Senior Minister (Local Government): I, on behalf of the Health Minister, beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety Authority Bill 2017, may be passed.

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Food Safety Authority (Amendment) Bill

2017 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

(Applause)

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Madam Deputy Speaker: Item No. 12: Mr. Saleh Muhammad, MPA/ Chairman Standing Committee No. 08, on Higher Education, to please move for extension in period to present report of the Committee. If Mr. Saleh is not here, any member of that Committee is present here, Committee No. 08, any member of Committee No. 08?

شیراز خان ئے کوی جوړ، Do you want شیراز خان! آپ بھی کمیٹی کے ممبر ہیں اور سردار فرید صاحب! آپ بھی کمیٹی کے ممبر ہیں، جی پتہ نہیں چل رہا۔

Sardar Fareed Ahmad Khan: On behalf of Chairman Standing Committee No. 08 of Higher Education Archives and Library Department, I beg to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 08 on Higher Education Archives and Library Department may be extended till date and I may be allowed to present the report, in the House.

Madam Deputy Speaker: Thank you. The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Member, to present report of the Committee in the House. Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آج آپ لوگوں نے بریک فاسٹ نہیں کیا، کیا بات ہے؟

Members: Yes.

Madam Deputy Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Members: No.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted. Item No 13, again Fareed Sahib. فرید صاحب! 13 کا پڑھیں آگے۔

<u>Sardar Fareed Ahmad Khan</u>: I beg to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of the Standing Committee No. 08, on Higher Education, Archives and Library Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: فرید صاحب! آگے والا پڑھیں۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات وکتب خانہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

<u>Sardar Fareed Ahmad Khan</u>: I beg to present the report of the Standing Committee No. 08, on Higher Education, Archives and Library Department, in the House.

<u>Madam Deputy Speaker:</u> It stands presented. Ji, next.

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات وکتب خانہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

<u>Sardar Fareed Ahmad Khan:</u> I beg to move that the report of the Standing Committee No. 08, on Higher Education, Archives and Library Department may be adopted.

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The report is adopted. Thank you, Fareed Sahib.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Item No. 07, 'Call Attention Notices': Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his call attention notice No. 1161, in the House.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ! صوبہ بھر میں پرائمری سکولز جن میں مردانہ وزنانہ شامل ہیں، جہاں طلباء وطالبات کی تعداد 50 سے کم ہے، ان کو بند کیا جارہا ہے۔ میں جناب وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانونی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں پرائمری سکولز جن میں مردانہ وزنانہ شامل ہیں، جہاں طلباء وطالبات کی تعداد 50 سے کم ہے، ان کو بند کیا جارہا ہے۔ ایک طرف خیبر پختونخوا حکومت صوبہ بھر میں ایمر جنسی تعلیمی نظام کا نفاذ رائج کرنے کا دعویٰ کر

رہی ہے جبکہ دوسری طرف سکولوں کو بند کیا جارہا ہے جو صوبے کے عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے اور غریبوں کے بچوں کو تعلیم سے دور رہنے کی سازش کی جارہی ہے۔

اس پر سپیکر صاحبہ! میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو سکول آج سے 20 سال 30 سال پہلے بنے ہیں، بڑا مسئلہ اس میں یہ ہے کہ جب سکول بند ہوگا، کوئی پرائمری سکول، مڈل سکول، ہائی سکول بند ہوگا، اس میں آج سے پہلے جو ابھی تو محکمے نے اس میں شرط رکھی ہے کہ جہاں پر انتقال ہوگا، زمین کا انتقال ہوگا، وہاں پر بلڈنگ بنے گی اور اس سے پہلے یہ بات نہیں تھی، بہت سارے سکول جو ہیں وہ انتقالات کے بغیر بنے ہیں، اب جو سکول انتقالات کے بغیر بنے ہیں، اس وقت زمینیں سستی تھیں، آج زمینیں مہنگی ہیں، تو مالکان جو جو بلڈنگیں بند ہو رہی ہیں، ان سکولوں کی عمارتوں پر قبضہ کر رہے ہیں، اب حکومت کے پاس کیا جواز رہے گا، اس قبضے کو دوبارہ چھڑوانے کیلئے؟ پہلی بات یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ تحریک انصاف کی صوبائی حکومت نے تعلیم کی ایمرجنسی، انرولمنٹ اور مختلف طریقوں سے انہوں نے کہا تھا کہ ہم تعلیم کو عام کریں گے۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! جب 50 سے کم طلباء یا 30 سے کم، 40 سے کم طلباء و طالبات والے کسی بھی پرائمری سکول یا مڈل سکول کو بند کریں، تو ایک گاؤں میں ایک پرائمری سکول ہوتا ہے، اگر گاؤں میں تین چار پرائمری سکولز ہوں تو ایک کو بند کر کے دوسرے میں بچوں کو بھیج دیں، تیسرے میں بھیج دیں، یہ بات نہیں ہے، پہاڑی علاقوں میں ایک پرائمری سکول ایک گاؤں میں ہوتا ہے اور دوسرے گاؤں میں دوسرا پرائمری سکول ہوتا ہے، جب ایک سکول کو بند کر دیں گے آپ، تو تین سال یا چار سال کے بچے کس طرح پہاڑی علاقوں میں چل کر انہیں مائیں یا والدین اٹھا کر لے جائیں گے؟ تو اس پر یہ جو فیصلہ کیا گیا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صوبے کے غریب عوام کے مفاد میں نہیں ہے، البتہ اس کا یہ مقصد تو ضرور ہم لے سکتے ہیں کہ سرکاری سکولوں کو بند کر کے چونکہ بہت سے سکولز جو ہیں، وہ موجودہ حکومت کے وزراء و مشیروں کے ہیں، اگر انگلش میڈیم سکولوں کو کامیاب کرنے کیلئے ان سکولوں کو بند کیا جارہا ہے تو یہ غریب لوگوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت اپنے اس فیصلے پر غور کرے، یہ حکومت کیلئے بھی ضروری ہے، چونکہ یہ صرف میرے حلقے میں سکول بند نہیں ہو رہے ہیں بلکہ پورے صوبے میں بند ہو رہے ہیں اور اس سے غریب لوگوں پر تعلیم کے دروازے بند ہو جائیں گے، وہ اپنے بچوں

کو نہیں لے جا سکیں گے کسی دوسرے گاؤں، وہ بیچارے تعلیم سے محروم ہو جائیں گے، تو اسلئے یہ فیصلہ جو ہے، محکمہ تعلیم کے لوگ بھی یہاں پہ بیٹھے ہوں گے، منسٹر صاحب بھی اپنے محکمے سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں، تو انہیں یہ فیصلہ فوری طور پر صوبے کے غریب عوام کے مفاد میں واپس لینا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کال اٹینشن ہے، پلیز کال اٹینشن میں ضمنی نہیں ہوتے، آپ کو کل سپیکر صاحب نے بہت Clarify کرادیا تھا، This in not a Question, this is a Call Attention، جی، مشتاق غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): میڈم سپیکر! میرے بھائی اورنگزیب نلوٹھا صاحب نے جس طرف توجہ دلائی ہے، اب مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے سکولز صوبے میں ایسے ہیں کہ کسی میں آٹھ تعداد ہے، کسی میں دس ہے، کسی میں پندرہ ہے اور سٹاف تو وہاں پہ جاتا ہے، تنخواہیں بھی لے رہا ہے اور وہ جب آٹھ دس کی تعداد ہوتی ہے، تو اکثر وہ بچے بھی سکول جانے سے گریز ہی کرتے ہیں، جب فوری ایک Full Class نہیں ہوتی، یہ ماضی کی کچھ غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوا کہ بعض علاقوں میں جہاں ایک پرائمری سکول کی ضرورت تھی، وہاں آٹھ آٹھ، دس دس تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بنا دیئے گئے تھے جو کہ آج وہ چل ہی نہیں رہے ہیں، اس قومی خزانے پر بھی بوجھ پڑتا ہے، اب یہ نہیں ہے کہ یہ سارے ایسے سکولوں کو بند کرنے کی پالیسی ہے بلکہ عاطف خان آگیا ہے میرے خیال میں، تو وہ اپنا جواب اب خود دے گا، یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ نلوٹھا صاحب نے جو توجہ دلاؤ نوٹس پیش کیا ہے، اس میں اس طرح ہے کہ جو ڈیٹیل ڈیپارٹمنٹ میں میں نے دیکھی ہے، جس سکول میں پچاس سے کم سٹوڈنٹس ہوں، اس کو بند کیا جائے گا بشرطیکہ دو کلومیٹر کے Radius میں اگر دوسرا سکول ہو تب، یہ نہیں کہ اگر اس کے ساتھ کوئی نہیں ہوگا تو پھر اس کو بند نہیں کیا جائے گا چاہے اس میں دس بچے ہوں، چاہے پندرہ ہوں، بیس ہوں، اس کو بند نہیں کیا جائے گا لیکن اگر ایک سکول میں پچاس

سے کم بچے ہوں اور اس کے قریب دو کلو میٹر Radius کے اندر اندر دوسرا سکول ہو، تب صرف اس کو بند کیا جائے گا، ویسے کسی سکول کو بند نہیں کیا جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: میډم! لږ زما خبره واورئ، دا-----

Madam Deputy Speaker: You can't, sorry, you can't, sorry this is call attention, Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر صاحبہ!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اچھا ہوا، منسٹر صاحب آ گئے ہیں، میرا یہ خیال ہے کہ سپیکر صاحبہ اور منسٹر صاحب بھی جانتے ہیں اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ داروں کو بھی پتہ ہے، آپ دیکھیں کہ فیمیل سکولز بھی اور میل سکولز ہر جگہ پہ موجود ہیں، ہر گاؤں میں موجود ہیں، آپ دیکھیں کہ فیمیل سکولز کے اندر بچوں کو پڑھایا جارہا ہے، چھوٹے بچے پرائمری سکولوں میں، فیمیل سکولوں میں والدین ان کو داخل کرواتے ہیں، اسلئے کہ ایک تو میل ٹیچر آتا نہیں ہے اور اگر آتا ہے تو بچوں کو پڑھاتا نہیں ہے، اب بھی اگر بچوں کو میل سکولوں میں شفٹ کیا جائے اور بچیوں کو فیمیل سکولوں میں شفٹ کیا جائے تو یہ پرابلم قطعاً پیدا نہیں ہو گا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر منسٹر صاحب یا محکمہ مناسب سمجھے تو ان ٹیچروں کو سزا دی جائے، آج کل کے دور میں اتنی بڑھتی ہوئی آبادی میں ایک پرائمری سکول، یہ تو کہہ رہے ہیں کہ دو دو، جہاں پہ دو کلو میٹر-----

Madam Deputy Speaker: Two kilometers ji.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کے فاصلے پر سکول نہیں ہو گا تو وہ بند نہیں کریں گے، میری معلومات تو یہ تھیں کہ وہ تمام سکولوں کو بند کر رہے ہیں لیکن اگر ٹیچر کے خلاف ایکشن لیا جائے اور جو ٹیچر پچاس بچے پورا نہیں کر سکتا-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم! پلیز آپ بیٹھیں، مجھے سننے دیں ان کا جواب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم! پیچھے سے آپ وہ کر رہے ہیں، میں آپ کی بات سن رہی ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اچھا اچھا، محترمہ سپیکر صاحبہ۔

Madam Deputy Speaker: I am listening to you.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: محترمہ سپیکر صاحبہ! ظلم کی بات یہ ہے کہ ہمارے سرکاری سکولوں کے اندر جو ٹیچرز پڑھاتے ہیں، چاہے وہ پرائمری سکولوں میں ہیں، مڈل میں ہیں یا ہائی میں ہیں، وہ کوالیفائیڈ ٹیچرز ہیں، ہر طرح کی ٹریننگ انہوں نے کی ہوئی ہوتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بہت کم سکیل والے ٹیچر کو بھی منسٹر صاحب جانتے ہوں گے، چالیس ہزار روپے سے زیادہ تنخواہ ملتی ہے ماہانہ اور جو انگلش میڈیم کے ٹیچرز ہیں، وہ کوالیفائیڈ بھی نہیں ہیں اور ان کی تنخواہ بھی کم ہوتی ہے، تفصیل اگر منسٹر صاحب اپنے صوبے کے اندر دیکھیں تو بہت سے ٹیچرز صاحبان جو سرکاری سکولوں میں پڑھاتے ہیں، ان کے بچے انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھ رہے ہیں، تو پھر سرکاری سکولوں پر کس طرح عوام کا اعتماد ہو گا کہ جب ٹیچر کا اپنا بچہ اگر انگلش میڈیم سکول میں پڑھ رہا ہے، وہ اپنے بچے کو انگلش میڈیم سکول میں پڑھا رہا ہے تو لوگوں کا اس کے اوپر اعتماد اٹھ جائے گا، اسلئے میں منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ ایک کلومیٹر کا فاصلہ رکھ رہے ہیں، ایک کلومیٹر کا، تو اس سے چھوٹے بچے، دو سال، ڈھائی سال، تین سال کا بچہ پرائمری سکول میں جاتا ہے تو وہ کس طرح چل کے جائے گا؟ اگر یہ اس طرح کر لیں تو ٹھیک ہے، نہیں تو میرا یہ کال اٹینشن نوٹس کمیٹی کے حوالے کریں، وہاں اس پہ ڈسکشن ہو گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): دو Different چیزیں ہیں، ایک جو انہوں نے کوالٹی کی بات کی، ٹیچر کوالٹی کی یا سکول کوالٹی کی تو وہ Different چیزیں ہیں اور Distance different چیز ہے۔ نمبر ون تو میں ان کو یہ کہوں گا کہ پچھلے سال Thirty four thousand بچے پرائیویٹ سکولوں سے Migrate ہو کر سرکاری سکولوں میں آئے ہیں، جس کا پورا ڈیٹا موجود ہے اور یہ میرے خیال میں ہمارے لئے بہت۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! پلیز آپ ذرا یہ جواب سن لیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جو آپ کوالٹی کی بات کر رہے ہیں کہ لوگوں کا ٹرسٹ نہیں ہے، بات آپ کی ٹھیک ہے کہ سرکاری سکولوں کا سٹینڈرڈ اتنا خراب ہو گیا تھا کہ لوگ جس کا بھی بس چلتا تھا بچے پرائیویٹ سکولوں میں بھیجتے تھے لیکن پچھلے سال جو کچھ اقدامات ہوئے ہیں، اس سے بچوں کا، والدین کا

Confidence build ہوا ہے اور چونتیس ہزار بچے آئے ہیں پرائیویٹ سکولوں سے Migrate ہو کر سرکاری سکولوں میں اور اس دفعہ فگرز اکٹھے کر رہے ہیں، اس سال مجھے جو اطلاعات ہیں، Initially تقریباً ان شاءاللہ ایک لاکھ سے زیادہ بچے پرائیویٹ سکولوں سے Migrate ہو کر سرکاری سکولوں میں آئیں گے، جو ہمیں ایک فگر ملا ہے، تو یہ ایک ٹرسٹ ہے لوگوں کا کہ اگر سکول کی حالت بہتر ہو جائے، ٹیچرز میرٹ پہ ریکروٹ ہوں، ان کی ٹریننگ ٹھیک ہو اور جو آپ سزا کی بات کر رہے ہیں، میرے خیال میں ہم نے تو جتنی سزائیں دی ہیں، پچھلے دنوں آپ نے فگرز دیکھے ہوں گے کہ انیس کروڑ روپے ہم نے ٹیچرز سے کاٹے ہیں انیس کروڑ روپے، In return سولہ کروڑ ان کو انعامات کی شکل میں دیئے ہیں، ایک لاکھ اور پچاس ہزار روپے Best performance پر، پرنسپل کو ایک لاکھ اور ٹیچر کو پچاس ہزار روپے لیکن یہ ہے کہ بہرحال اس سٹینڈرڈ تک ابھی نہیں پہنچے جس سٹینڈرڈ تک چاہیئے لیکن ان شاءاللہ اگر یہ اس طرح Continue رہا تو صرف یہ نہیں کہ پابندی سے ہوگا، اگر سرکاری سکولوں کا سٹینڈرڈ آپ بہتر کر دیں گے تو کسی کو کیا ضرورت ہے کہ اپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں بھیجے، وہ ضرور ان شاءاللہ آئیں گے لیکن یہ ہے کہ سٹینڈرڈ کو ریگولر اس Base پہ کرنا پڑے گا تاکہ بچے Migrate ہو کے آئیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ایک کلومیٹر ہم دیکھ لیتے ہیں لیکن یہ ہے کہ سرکاری وسائل کا ضیاع ہے بہت زیادہ، اگر ایک یہاں پہ سکول ہے اور اس میں دس بچے ہیں اور وہاں پہ ساتھ دوسرا سکول ہے، اس میں بارہ بچے ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ سرکاری وسائل کا Proper طریقے سے اس غریب صوبے کے وسائل کا استعمال ہو، پلاننگ ہو تو میرے خیال میں بچ سکتا ہے، ان سکولوں میں جو بلڈنگ خالی ہو جائیں گے، ان کو ہم مڈل سکول کیلئے دے دیں گے، ان کو ہم ہائی سکول کیلئے دے دیں گے لیکن اگر Proper صرف Political basis پہ لوگوں نے وہ کلاس فور کی نوکری کیلئے یہاں بھی ایک سکول بنایا ہے، اس کے ساتھ دوسرا بھی، ایک سکول کی چھت پہ آپ کھڑے ہو جائیں، دوسرے سکول کی چھت، تیسرے سکول کی چھت آپ کو نظر آ رہی ہوتی ہے، ایک میں دس بچے، دوسرے میں بارہ بچے، دوسرے میں پندرہ بچے، تو میرے خیال میں یہ ضیاع ہے، یہ ہمیں نہیں کرنا چاہیئے اور اگر کہیں پہ ایسا ایشو ہے تو وہ میں آپ لوگوں سے سب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جہاں پہ ایسا ایشو ہے کہ

اگر سکول کو بند کیا جارہا ہے اور اس کے قریب دوسرا سکول نہ ہو تو بچوں کی تعلیم پہ کوئی Compromise نہیں ہوگا، اس کو ان شاءاللہ تعالیٰ چلتے رہنے دیں گے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Atif, and before Nalota Sahib! Suggestion of Atif is that the hilly area is totally different than the plain، کیونکہ Hilly area اور Plain area میں فرق ہے تو پلیز یہ Hilly area کا Because the Children of the hilly areas are facing very difficulties تو اس کو ذرا پلیز آپ Review کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہی بات ہے جو آپ نے ابھی کی ہے کہ Hilly area میں اور میدانی علاقوں میں اگر آپ دیکھیں تو بہت فرق ہے بچوں کے آنے جانے میں، ایک تو یہ اور دوسری بات منسٹر صاحب نہیں آئے تھے، میں نے ایک بات کی تھی، شاید ان کے نوٹس میں نہیں آئی ہے کہ آج سے پہلے جو سکولز بنے ہیں، ابھی تو پہلے زمین کا انتقال ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد اس پر بلڈنگ کا ٹینڈر یا کام شروع کیا جاتا ہے لیکن اس سے پہلے جو سکولز بنے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہزاروں سینکڑوں کی تعداد میں ایسے سکولز ہیں، محترمہ سپیکر صاحبہ! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کے ممبر ادھر ادھر جارہے ہیں، میں ان کو دیکھ رہی ہوں۔ Munawar Sahib! Munawar Sahib! Please. Munwar Sahib! Please you are going to talk to him, sorry.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں یہ کہتا ہوں کہ ایک سکول کی بلڈنگ، کوئی پرائمری سکول ہے، مڈل ہے یا ہائی ہے، اگر اس کی زمین کا انتقال نہیں ہوا ہے اس وقت تک جب اس کی بلڈنگ بنائی گئی تھی اور ابھی وہ سکول جب بند ہوگا تو یہ میرے حلقے میں ایک دو کیسز اس طرح کے سامنے آئے ہیں، چونکہ اس وقت زمینیں بہت سستی تھیں اور اب زمینیں مہنگی ہیں اور جس سکول کا انتقال نہیں ہوا ہے، اس زمین کا مالک اس بلڈنگ کے اوپر قبضہ کرلے گا، اگر وہ سکول پندرہ دن بھی بند ہوا تو اس کے اوپر وہ قبضہ کرلے گا اور پھر ہم نہیں چھڑا سکیں گے، ایک تو اس چیز کا خیال رکھا جائے اور دوسری میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ پہاڑی

علاقوں میں بچوں کا ایک کلو میٹر بھی جانا آنا مشکل ہے تو مہربانی کر کے پہاڑی علاقوں کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور جو مکتب سکولز بند ہوئے ہیں، مکتب سکولز ایک ہزار سے زیادہ تھے اور وہ بھی کافی مدد دیتے تھے چھوٹے بچوں کو، انہوں نے فلور پر بھی کہا تھا کہ جہاں پہ ہم سمجھیں گے کہ پرائمری سکول نہیں ہے تو دو تین کلو میٹر کے ایریا میں وہاں پہ مکتب سکول کا دوبارہ اجراء کریں گے لیکن وہ نہیں ہوئے ہیں اور ایک بات اور، سپیکر صاحبہ! کسی بھی گلی میں آپ چلی جائیں تو نو دس آپ کو انگلش میڈیم سکولز نظر آئیں گے جن کی سپورٹ ہمارے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب بہت کھلے دل سے کرتے ہیں تو اگر وہ بند نہیں ہوں گے تو وہ گلی محلوں میں ایک گلی میں دس سکولز ہیں، کس طرح لوگ سرکاری سکولوں میں داخل کرائیں گے بچوں کو؟ اس پر بھی منسٹر صاحب سے میں کہوں گا کہ کوئی پالیسی اس کے اوپر بنائیں، میں نہیں کہتا کہ وہ نہیں ہونے چاہئیں لیکن کم از کم کچھ ایسی پالیسی ہو تا کہ بچوں کا رجحان سرکاری سکولوں کی طرف ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی میڈم!۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: محترمہ سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! یہ کال اٹینشن ہے، کال اٹینشن پہ کوسچن Allowed نہیں۔ جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نلوٹھا صاحب کی جو۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: زه به خامخا په دې خبره کوم، زما۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! دا کال اټینشن دے۔

جناب بخت بیدار: سره تاسو د بنا ريئ خلق يئ، منسټر صاحب دلته ناست دے، خپله پاليسي جوړوی، زمونږ په غريزه علاقو کښې دا پاليسي نه چليږی، زمونږ علاقو ته دې اوګوری، هغه شان پاليسي د جوړه کړی، دوئ وائی چې ايجوکيشن کښې به انقلاب راولی، انقلاب خو دا دے چې څه راکړی۔ دا يو يو سکول يو يو ممبر ته ملاويږی او ډير په مشکله ملاويږی، آبادی برهاويږی او څومره برهاؤ شوه؟ (تالیاں) لهذا بی بی! د خدائے د پاره لږ کم از کم رحم اوکړئ، ايجوکيشن

ډیپارټمنټ ته زما درخواست دے چې دوئ د دې ځائې نه فیصلې کوی او په ما باندې Implementation کوی، دا سوچ اوکړئ، پیښوراو دا مردان کم از کم په ما د سوچ اوکړی، نور زه څه نه غواړم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان! پلیز زه دې هاؤس ته ریکویسټ کوم، دا august Body ده، دا جلسه ګاه نه ده، کال اټینشن باندې کوئسچن Legally، قانونی نشی راتلے او زه به د قانون مطابق چلیږم۔ تاسو کوئسچنز راوړئ، زه به ئې اخلم You bring your Question, I will take that but not at in the call attention, I am not going to take Questions. Ji, Atif Khan! You carry on, Atif Khan! You start، عاطف خان! تاسو سټارټ کړئ، Atif Khan! You start۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میڈم! جوان کی بات ہے، میں نے کہا کہ Definitely اس کو دیکھا جائے گا، یہ جس طرح کہہ رہے ہیں کہ پہاڑی علاقوں میں اس کا Distance کم کر دے، یہی ہو سکتا ہے-----

Madam Deputy Speaker: Exactly.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: لیکن Basic rule یہ ہے کہ اگر قریب سکول ہو تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ خواہ مخواہ ضیاع نہ ہو سرکاری پیسے کا، صرف یہ مقصد ہے، یہ نہیں ہے کہ کوئی اس کو سزا دے رہے ہیں یا جو بھی کچھ ہو رہا ہے اور باقی تو انہوں نے کہا، میں کیا کہوں، وہ تو جنرل ایک بات کی ہے کہ سکول کتنے ملتے ہیں، ہم نے کبھی بھی یہ دیکھا کہ جی ہم نے کوئی بہت کمال کر لیا، کام کر رہے ہیں اور شکر ہے، اس کا ریزلٹ بھی آ رہا ہے، صرف کمال یہ نہیں ہے کہ آپ زیادہ سکولز بنا دیں تو کوئی بہت اچھا کام ہو جائے گا، اگر ٹیچر کی ریکروٹمنٹ ٹھیک ہوتی ہے، ٹریننگ ٹھیک ہوتی ہے، اگر اس کی مانیٹرنگ بھی ٹھیک ہوتی ہے تو یہ چیزیں ساری دیکھنی چاہئیں اور الحمدللہ کافی بہتری آئی ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ Hundred percent ٹھیک ہو گیا ہے، نلوٹھا صاحب ابھی خود ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ آج سے کچھ سال پہلے زمین کا انتقال نہیں ہوتا تھا اور سکول بن جاتا تھا، کچھ سال بعد وہ بندہ کہتا کہ جی زمین میری ہے، وہ سکول ابھی تک اسی طرح بند پڑے ہوئے ہیں، ابھی جب تک سکول کا انتقال نہیں ہوتا، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے نام زمین ٹرانسفر نہیں ہوتی، اس

وقت تک ہم اس پہ سکول نہیں بناتے، تو کافی ایسی چیزیں ہیں جن میں بہتری آئی ہے لیکن Obviously گنجائش بہت ہے آگے بھی کام کرنے کی، تھینک یو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ مقدس ایوان ہے محترمہ سپیکر صاحبہ! یہ Joke نہیں ہے کہ ادھر میں کھڑا ہو کر ڈائیلاگ کروں، منسٹر صاحب نے ڈائیلاگ بولا کہ چونیتس ہزار لوگ انگلش میڈیم سے آئے ہیں اور ایک لاکھ، کوئی نہیں آیا، سپیکر صاحبہ! بالکل کوئی نہیں آیا، میں یہ کہتا ہوں کہ ٹیچرز جو ایک ایک لاکھ روپیہ تنخواہ لیتے ہیں گورنمنٹ کے خزانے سے، وہ اپنے بچوں کو انگلش میڈیم سکولوں میں پڑھاتے ہیں، ٹیچرز پڑھاتے ہیں اور میں حیران ہوں کہ کس کا بچہ آیا ہے انگلش میڈیم کو چھوڑ کے؟ کوئی نہیں آیا، میں دوبارہ درخواست کرتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ آپ کی حکومت ہے، ذمہ دار آپ ہیں، ہم نے تو آپ کو نشاندہی کرنی ہے، اگر آپ بہتر سمجھیں تو اس کے اوپر ضرور ایکشن لیں، نہیں لیں گے، تب بھی ہمارا کام آپ کو نشاندہی کرنا ہے، جس طرح باقی صوبے کے اندر سکولوں کا، بالخصوص آپ کی حکومت کا جو اہم موٹو تھا، وہ تعلیم کو عام کرنا تھا، تو اس پر آپ اور سکولز بند نہ کریں اور لوگوں کو تکلیف نہ پہنچائیں، میری یہ آپ سے درخواست ہے، آگے آپ کی مرضی ہے، آپ جو مرضی ہے کریں، آپ بادشاہ ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دیکھیں اگر ڈائیلاگ بولنا صرف نلوٹھا صاحب کا حق ہے تو پھر یہ ہی بولا کریں، ہم نہیں بولیں گے، اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ جی ڈائیلاگ بولتے ہیں، یہ تو میں آپ کو فگرز کی بات بتا رہا ہوں کہ چونیتس ہزار، میں آپ کو فگرز بتاؤں گا یہ نہیں کہ آپ مجھے کوسچن کر رہے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا ہوں، آپ نے ابھی جو بات کی ہے، میں نے آپ کو کہا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں؟ آپ تو Credibility کو کوسچن کر رہے ہیں کہ جی ڈائیلاگ مار رہے ہیں، آپ نے جو باتیں کیں، میں آپ کو کہوں کہ جی سارے آپ جھوٹ بول رہے ہیں، اس طرح نہیں ہوتا، آپ آئیں، آپ مجھ سے فگر مانگیں، میں آپ کو چونیتس ہزار کا فگر دوں گا، اس کا نام، اس کے باپ کا نام، اس کے سکول کا نام، میں ساری ڈیٹیل آپ کو دوں گا لیکن اس طرح بالکل Sweeping statement نہ دیں کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے، مطلب

بری بات ہے، ہم یہاں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، اسلئے نہیں بیٹھے ہوئے ہیں کہ آپ کہیں کہ جی جھوٹ بول رہے ہیں سارے، اس طرح نہیں ہوتا، بہر حال جو انہوں نے کہا ہے کہ تعلیم میں انگلش میڈیم اور اردو میڈیم، اس کا صرف آپ یہ فرق دیکھ لیں، آپ کو تو یہ بھی فرق کا پتہ نہیں کہ سرکاری سکول بھی ابھی انگلش میڈیم میں سارے پڑھا رہے ہیں، آپ پرائیویٹ سکول کو انگلش میڈیم سمجھ رہے ہیں اور سرکاری سکول کو اردو میڈیم سمجھ رہے ہیں، جتنے بھی سرکاری سکولز ہیں، ان میں اس وقت انگلش میڈیم میں پڑھائی کی جارہی ہے اور جو بچے چھوڑ کے آرہے ہیں، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ 'ایچی سن' اور ' بیکن' ہاؤس اور 'روٹس' سکول کے بچے وہاں سے چھوڑ کے ادھر آئے ہیں، جو آپ خود کہہ رہے ہیں کہ ایک ایک گلی میں دس دس سکولز بنے ہوئے ہیں، جن کا بھی کوئی خاص سٹینڈرڈ نہیں ہے، ان سکولوں کی بچے، کیونکہ وہاں بھی کوئی خاص چیز نہیں ہے اور وہ پیسے لے رہے ہیں تو ان کے مقابلے میں اگر یہ مفت پڑھا رہے ہیں تو یہ نہیں کہ کوئی 'ایچی سن' اور 'بیکن' ہاؤس بن گئے ہیں لیکن کم از کم اگر اس سٹینڈرڈ کا سکول ان کو فری مل جاتا ہے تو کافی بچے ابھی Migrate ہوئے ہیں، صرف کہنے کا یہ مطلب ہے اور باقی آپ کے پاس اچھی Suggestion ہے، وہ آپ بتائیں بالکل، آپ نے کہا ہے کہ پہاڑی علاقے میں اس طرح نہ کریں، اس کے Distance کو کم کرلیں، ہم ڈیپارٹمنٹ میں دیکھ کے اس پہ غور کرلیتے ہیں، اس Distance کو کم کر سکتے ہیں تو بالکل کم کرلیں گے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Thank you, Atif Khan, thank you very much. The next one is Rashida Rifat, MPA, to please move her call attention notice No. 1179.

<u>محترمہ راشدہ رفعت:</u> بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ضلع چارسدہ میں قائم ڈگری کالج کے احاطے میں پانی کی نکاسی کا ایک نالا بہتا ہے جس کے بھر جانے کی وجہ سے طالبات اور دیگر عملے کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

میڈم! یہ چارسدہ ڈگری کالج ہے اور اس میں گندے پانی کا نالا ہے اور پورے گاؤں کا گندہ پانی لے کے بہتا ہے، وہ اس احاطے میں ہے اور اس کی وجہ سے یہ بہت زیادہ پریشان ہیں، ان کا کافی پرانا مسئلہ ہے، انہوں نے پہلے بھی ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کیا، پھر وہاں کے جو ناظم تھے، اس کو غالباً دس بارہ سال پہلے ان کے ضلع چارسدہ کے ناظم نے اس کو Cover کرادیا اور اس کے بعد پھر اس کی صفائی بھی نہیں ہو سکی،

اب اتنے سال گزر جانے کے بعد بالکل یہ بھر گیا ہے اور تھوڑی سی بھی بارش ہو تو پانی نکل کے اس احاطے میں، ہاسٹل میں، کالج میں ہر جگہ پر پھیل جاتا ہے جس کی وجہ سے پریشانی بھی ہوتی ہے اور کپڑوں کی ناپاکی بھی ہوتی ہے اور ان کو بہت زیادہ پریشانی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ تیرہ کنال جگہ ہے اور اس کیلئے ڈی سی صاحب نے ہم سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کو ہم Playground بنادیں گے، اس Playground کو بنانے کیلئے انہوں نے تین لاکھ روپے کی منظوری بھی دی کہ اس میں یہ بنے گا لیکن وہ پایہ تکمیل تک اسلئے نہیں پہنچا کہ بیچ میں نالا ہے اور اس نالے کو ہٹانے کا کوئی انتظام نہیں ہے، اگر یہ انتظام ہو جاتا ہے تو پھر وہ Playground بھی بن جائے گا، ان کی پریشانی بھی دور ہو جائے گی اور بہت سے مسائل ہیں ان کے، ایک تو اس کا ڈگری کالج ہے، ڈگری کالج کے پرنسپل بھی، لیکچررز بھی اور وہ سٹوڈنٹس بھی، سب انتہائی پریشانی کی حالت میں ہیں، اس کا ضرور کوئی تدارک ہونا چاہیئے، بہت پرانا بھی ہے، معاملہ بہت گھمبیر بھی ہے اور اس پر کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور لینا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں جی، راشدہ بی بی، تھینک یو، مشتاق غنی صاحب! یہ کوسچن Actually میں کال اٹینشن میں نہیں لے رہی تھی Because I thought it was not so important کہ میں اس کو کال اٹینشن میں لوں لیکن راشدہ بی بی نے پھر مجھے Convince کرایا کہ نہیں It's really a big problem، تو آپ اس کا حل بتائیں، تھینک یو۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): میڈم! پہلی بات تو یہ ہے کہ کال اٹینشن ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں آنا چاہیئے تاکہ وہاں سے ہمیں Proper جواب آئے، یہ ہمیں وہاں پہ وصول نہیں ہوا اور دوسری بات جہاں تک میری انفارمیشن ہے، اس نالے کو Properly cover کیا گیا ہے وہاں پہ اور جو کیفیت بتا رہی ہیں ہماری آنریبل ایم پی اے صاحبہ، شاید وہ ایسی نہیں ہے، اس نالے کو Proper طریقے سے وہاں پہ Cover کیا گیا ہے اور اس کے اوپر میں مزید انفارمیشن لے لوں گا ڈیپارٹمنٹ سے، اگر کوئی اور کسی طرح کی ضرورت ہے وہاں پہ کوئی چیز کرنے کی، تو ان شاءاللہ We will do that۔

محترمہ راشدہ رفعت: میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، راشدہ بی بی۔

محترمہ راشدہ رفعت: نہیں میڈم! یہ اب ان کی پرنسپل نے رجوع کیا ہے اور ان کو پتہ ہے کہ ان کے ارد گرد کتنی پریشانی ہے، انہوں نے یہ کہا ہے کہ اب یہ گھمبیر صورتحال ہو گئی ہے، اب یہ بھر جانے کی وجہ سے تھوڑی سی بارش میں بھی اس کا گندہ پانی بہتا ہے، وہ جاتا ہے ہاسٹل میں بھی، کالج میں بھی اور احاطے میں بھی اور گراؤنڈ میں بھی ہر جگہ پر، اب اس کا کوئی علاج تو تجویز کیا جانا چاہیئے، میرا خیال ہے میڈم! آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں اس کا فیصلہ ہو جائے گا، بہت پرانا مسئلہ ہے ان کا۔

Madam Deputy Speaker: Mushtaq Ghani! Excuse me.

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: یہ بات ان کی کسی حد تک درست ہے کہ جو ان کو انفارمیشن پرنسپل نے دیں، ویسے تو پہلے وہ نالا تھا، اس کو Cover کر دیا گیا ہے اور بارش میں وہ پانی اوپر آتا ہے تو اس کا ان شاءاللہ ہم دیکھتے ہیں، میرے سٹاف کے لوگ یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، اس کو چیک کریں اور جو بھی اس کا Proper treatment ہو سکتا ہے کیونکہ یہ بالکل مناسب نہیں ہے کہ بارش ہو جائے اور کلاسز میں پانی جائے، اس کا ضرور انتظام ہونا چاہیئے اور میں ان شاءاللہ اس کا انتظام کرواؤں گا، میرا ڈیپارٹمنٹ یہاں موجود ہے، وہ اس کا سروے کنڈکٹ کروائے سی اینڈ ڈبلیو سے یا جو بھی ہو اور اس کیلئے جو بھی فنڈز چاہئیں تو وہ ہم مختص کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، لیکن ایک بات میں کلیئر کرنا چاہتی ہوں، You said that کہ department has not received it, I have got the paper here and your department has received it on 20th March 2017, here is the paper.

Special Assistant for Higher Education: It is good enough for me, I will conduct enquiry because, انہوں نے مجھے کوئی چیز نہیں بتائی۔

محترمہ راشدہ رفعت: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، راشدہ بی بی۔

محترمہ راشدہ رفعت: میڈم! اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ اس کی 'پراپر' انکوائری وہاں پر ہو جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ انہوں نے کہا ہے کہ انکوائری کر لیں گے۔

محترمہ راشدہ رفعت: آپ انکوائری کریں نا، کمیٹی میں بھیج دیں تو انکوائری ہو جائے گی 'پراپر'۔

Madam Deputy Speaker: Sorry, we are not getting you.

محترمہ راشدہ رفعت: میڈم! میں نے یہ کہا ہے کہ آپ اس مسئلے کو کمیٹی میں ریفر کر دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کمیٹی میں؟

محترمہ راشدہ رفعت: جی کمیٹی میں۔

Madam Deputy Speaker: Why do you want to prolong it? Mushtaq Ghani is saying he is going to take a notice of it?

محترمہ راشدہ رفعت: ویسے یہ والا نوٹس بہت لمبا ہو جائے گا اور کمیٹی والا ذرا جلدی ہو جائے گا۔

(قہقہے)

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: وہ والا لمبا ہو جائے گا، یہ جلدی ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: راشدہ بی بی! آپ کی اپنی Choice ہے لیکن I feel کہ کمیٹی کا لمبا ہوگا، Because آپ نے مجھے چیمبر میں بتایا کہ بہت گھمبیر مسئلہ ہے، تو میں آپ کو نہیں سن رہی تھی، میں نے کہا کہ پانی کا نالہ Is not that bigger problem, but you said, if you want to resolve it, I don't know, it's your choice now.Ji, Rashida bibi.

محترمہ راشدہ رفعت: جی میڈم! میرا یہ خیال ہے کہ اس میں کالج کی انتظامیہ کو بلا کر ذرا ان سے اور بھی اس کی زیادہ پیچیدہ جو صورتحال ہے، زیادہ گھمبیر جو ہے، وہ آپ کو بتائیں گے، پھر وہاں پر زیادہ اچھی طرح ڈیپارٹمنٹ کو بات سمجھ میں آجائے گی۔

محترمہ راشدہ رفعت: چلیں اوکے، مشتاق غنی صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: میڈم! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہاں میرے چیف پلاننگ آفیسر بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پر وہ سن رہے ہیں، انہوں نے ریکارڈ کر لیا ہے، وہ چلے جائیں گے، وہاں پر دیکھ لیں گے اگر اس طرح کا کوئی ایشو ہے تو ہم Immediate اس کا Solution کریں گے کہ وہاں سٹوڈنٹ پڑھ رہے ہیں اور یہ کمیٹی میں ڈالنا چاہتی ہیں تو چھ مہینوں میں کمیٹی کی رپورٹ ہمارے پاس آئے گی اور کوئی کام ہوگا تو ہم Immediately اس کو کرنا چاہتے ہیں، جس طرف انہوں نے نشاندہی کی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، راشدہ بی بی۔

محترمہ راشدہ رفعت: پھر منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ یہ کتنا لمبا ہوگا، کتنے عرصے میں اس کا جواب دیا جائے گا؟

Madam Deputy Speaker: Okay, that's good, time frame, time frame, Mushtaq Ghani Sahib, time frame.

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: یہ سی سی پی او صاحب کو میں بھیجتا ہوں Within ten days جاکر اس کو چیک کریں اور ہمیں آکر رپورٹ دیں اور اگر اس کے اوپر کوئی فنڈز کی ضرورت ہے تو جو بھی طریقہ ہے، ہم Within the department کرلیں گے اور اس ایشو کو ہم Resolve کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، راشدہ بی بی؟

محترمہ راشدہ رفعت: ٹھیک ہے جی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you. We go the Questions Answers session now. The first Question is: Syed Jafar Shah Sahib, Question number is 4967.

* 4967 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2010ء کے تباہ کن سیلاب میں گورنمنٹ مڈل سکول دامانہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اب بھی طلباء اپنی مدد آپ کے تحت کرایہ کی بلڈنگ میں پڑھنے پر مجبور ہیں اور کرایہ اپنی جیب سے ادا کر رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سکول کو دوبارہ تعمیر کرنے کیلئے کوئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اس پر عملی طور پر کام کا آغاز کب تک کیا جائے گا، نیز حکومت بلڈنگ کا کرایہ ادا کرنے کے قابل ہے یا طلباء اسی طرح کرایہ ادا کرتے رہیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سکول کو دوبارہ تعمیر کرنے کیلئے محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن خیبر پختونخوا نے سوئیز ایجنسی ایس ڈی سی کے ذریعے اقدامات اٹھائے لیکن مالک اراضی نے عین موقع پر زمین دینے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے یہ سکول دوبارہ تعمیر کرنے سے رہ گیا۔ اب محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن خیبر پختونخوا

نے سمارٹ سکولز پرو گرام کا آغاز کیا ہے، جس میں اس سکول کا نام بھی شامل کیا گیا ہے، سکول مذکورہ کا کرایہ محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن خیبر پختونخوا ادا کر رہا ہے جس کی مالیت مبلغ 11000 روپے ماہانہ ہے۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم سپیکر! اس میں انہوں نے تفصیل بھیجی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان! آپ کے Questions Answers ہیں، معراج بی بی! آپ بھی اپنی سیٹ پر جائیں اور اس سے پہلے جو ہے کوئی اور ممبر آپ کے ساتھ بیٹھی تھیں تو You don't allow them during the session، جی عاطف خان! سنیں جی۔

جناب جعفر شاہ: جی، عاطف خان سن رہے ہیں۔ اس طرح ہے میڈم! کہ یہ ایک سکول کی میں بات کر رہا ہوں، میں نے سوال پوچھا ہے اور یہ دامانہ مدین میں ہے جو 2010 کے سیلاب میں بہہ گیا تھا، اس میں یقیناً انہوں نے بتایا ہے اور یہ سچ بھی ہے کہ انہوں نے ڈونرز کے ساتھ بھی اور ڈیپارٹمنٹ نے رابطہ کیا لیکن انہوں نے کہا ہے کہ لوگ زمین دینے سے انکاری تھے، لوگ زمین دینے سے انکاری نہیں ہیں، وہ جو ایریا ہے، وہاں پر زمین کے ریٹس بہت زیادہ ہیں، روٹین میں وہاں پر ڈھائی سے لیکر تین ہزار روپے Fee foot زمین کی قیمت، لاگت ہے اور ڈیپارٹمنٹ والے 150 روپے میں لیتے ہیں تو میڈم! کون یہ جواء کھیلے گا؟ دا جواری خو هیڅوک هم نه شی کولې، اور یہ مسئلہ صرف وہاں پر نہیں ہے، یہ پشاور میں بھی ہے اور جگہوں پر بھی ہے، اس طرح کے مسائل آتے رہتے ہیں، ریٹ کی Fixation میں، تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی گورنمنٹ سے کہ ایسے ایریاز جہاں پر زمین کی لاگت زیادہ ہوتی ہے، وہاں پر یہ لوگوں سے Negotiation پر چلے جائیں اور وہاں پر مارکیٹ ریٹ پر کم از کم ان سے زمین لیا کرے تاکہ یہ ہمیں مسئلہ نہ ہو، ابھی چار سال سے میڈم! وہاں پر بچے اور بچیاں وہ پرائیویٹ اس میں پڑھتے ہیں، دو سال تو لوگوں نے خود چندہ اکٹھا کر کے، پچھلے دو سال انہوں نے کرایہ پر بلڈنگ حاصل کی، ابھی میں نے سنا ہے یہاں پر انہوں نے لکھا ہے کہ گیارہ ہزار روپے Per Month ڈیپارٹمنٹ دے رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو Priority basis پر لے لیں اور زمین کی لاگت کا یہ مسئلہ ہے، Education department should get it resolved.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، میڈم! یہ ایک ایشو ہے کیونکہ زمین کے ریٹس اکثر ہم لوگ کم لکھتے ہیں اور Mostly جو سکول بنے ہوئے ہیں، صوبے میں وہ تو Mostly donated land پر ہیں اور حکومت زمین اگر خریدتی بھی ہے تو حکومت سیکشن فور پر خریدتی ہے، سیکشن فور لگا کر خریدتی ہے جو کہ Official rate obviously ان کو دینا پڑتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ لوگ ریٹ زمین کا کم لکھتے ہیں اور پھر جب ان کو Payment ہوتی ہے تو وہ بھی Obviously کم ہوتی ہے تو۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Any solution?

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: Solutation یہی ہے کہ اکثر افسران صاحبان اس کیلئے تیار نہیں ہوتے، Private negotiation پر کیونکہ اس پر بعد میں کیسز چلتے ہیں، مقدمے بنتے ہیں کہ یہ ریٹ تھا تو انہوں نے اس ریٹ سے خرید لی تو وہ Avoid کرتے ہیں Mostly، تو اس پر چیف منسٹر صاحب سے پھر Specially کوئی بات کر لیتے ہیں کہ اس کا کیا حل ہوگا کیونکہ یہ ایک ایشو ہے کہ لوگ ریٹ کم لکھتے ہیں اور اس ریٹ پر پھر دیتے نہیں ہیں اور اگر Private negotiation ہوتی تو افسران تیار نہیں ہوتے، کل کو پھر نیب کی اور احتساب کی انکوائریز ہوتی ہیں، تو بہر حال دیکھ لیتے ہیں، چیف منسٹر صاحب سے بات کر لیتے ہیں کہ اگر اس کا کوئی Wayout نکل سکتا ہے تو دیکھ لیتے ہیں لیکن بہر حال Complicated issue ہے، اتنا آسان نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم سپیکر! میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ صرف بات نہ کریں، اس مسئلے کا حل نکالیں کیونکہ یہ بہت ہی گھمبیر ایشو ہے، Really it is a matter، یہ ایبٹ آباد میں بھی ہے، یہ سوات میں بھی ہے، یہ پشاور میں بھی ہے تو اس کا اگر ہم حل نہیں نکالیں گے تو Madam! It will be just a great concern۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! منسٹر صاحب نے Already کہہ دیا ہے، It's a complex and complicated issue.

Mr. Jafar Shah: It should be taken on priority basis, this is my request.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، لیکن انہوں نے کہا ہے کہ چیف منسٹر سے بات کریں گے، فلور آف دی ہاؤس کہا ہے کہ ان شاءاللہ He will take that, okay, next Question Syed Jafar Shah۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضمنی ہے، اس سے Related ہے؟ معراج بی بی!

محترمہ معراج ہمایون خان: جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا پلیز، جو بھی کوئسچن کریں گے، پرائمری کوئسچن سے Related کریں۔ اوکے، معراج بی بی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو میڈم! میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی سپورٹ میں آنریبل ممبر سے یہی کہنا چاہتی ہوں کہ ایک Solution تو یہ ہے، نہ کہ Rented building میں ہے، بچے تو سکول جا رہے ہیں نا، ان کا سال تو خراب نہیں ہو رہا تو Why it is not acceptable to honourable Member کہ اگر زمین لوگ نہیں دے رہے تو The best option is that department is paying for the education and that should be.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: اس طرح ہے میڈم! کہ اگر آپ جائیں تو تین کمروں میں ایک ہزار بندوں کو مرغیوں کی طرح، Sorry to say وہاں پر اکٹھا کرکے، It means کہ وہ سکول ان کا حق ہے کہ ان کیلئے بلڈنگ تعمیر کی جائے، یہ میری ریکویسٹ ہوگی اور You are educationist Madam! educationist، سکول بند نہیں ہے، ٹھیک چل رہا ہے لیکن لوگوں کیلئے بڑا مسئلہ ہے، طلباء و طالبات کیلئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اوکے، عاطف خان! آپ نے Already کہہ دیا ہے، جی نیکسٹ کوئسچن جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر تھینک یو، یہ کوئسچن میں نے ہائر ایجوکیشن۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 4986 ہے۔

جناب جعفر شاہ: یہ 4984، ہائر ایجوکیشن۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! آپ کا تو ابھی ایلیمنٹری کا ایک کوئسچن باقی ہے، 4986 آپ کا ایلیمنٹری کا کوئسچن ہے۔

جناب جعفر شاہ: چلو، میں اس پر آتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں، 4986 پر آجائیں۔

جناب جعفر شاہ: 4986 پر آتا ہوں، یہ ایجنڈا کچھ الٹا ہوا ہے، ادھر سے شروع ہوتا ہے۔

* 4986 _ جناب جعفر شاہ: آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15 اور 2015-16 میں نئے سکولوں کے قیام کیلئے فنڈ مختص کئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنے سکولوں کے قیام کی منظوری دی گئی، کتنے سکول مکمل اور کتنے سکولوں پر کام جاری ہے، نیز کتنے سکول ایسے ہیں جن کی منظوری ہو جانے کے باوجود تاحال کام شروع نہیں ہو سکا؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) مالی سال 2014-15 میں 160 گورنمنٹ پرائمری سکولز اور 100 مکتب سکولوں کو پرائمری سکولوں میں تبدیلی کیا گیا، سکیم اے ڈی پی 2014-15 میں شامل کی گئی۔ تمام 160 گورنمنٹ پرائمری سکول (بوائز و گرلز) اور 100 مکتب سکولوں کی گورنمنٹ پرائمری سکولوں میں تبدیلی کی منظوری عمل میں لائی گئی جن میں سے 114 سکولوں (بشمول 63 پرائمری سکولز اور 51 مکتب سکولوں کی تبدیلی) مکمل ہو چکی ہے، باقی ماندہ 146 سکولوں (بشمول 97 پرائمری سکولز اور 51 مکتب سکولوں کی تبدیلی) مختلف مدارج میں زیر عمل ہیں۔ مالی سال 2015-16 میں مجموعی طور پر 100 گورنمنٹ گرلز پرائمری سکولز اور 50 بوائز پرائمری سکولوں کو اے ڈی پی 2015-16 کے قیام کی سکیم اے ڈی پی 2015-16 میں شامل کیا گیا جن میں سے 87 گرلز پرائمری سکولز اور 24 بوائز پرائمری سکولوں کے قیام کی منظوری دی جا چکی ہے۔ 87 گرلز پرائمری سکولوں میں 11 اور 24 بوائز پرائمری سکولوں میں سے 6 سکولوں پر کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ 94 سکولوں (یعنی 76 گرلز پرائمری سکولز اور 18 بوائز پرائمری سکولوں) پر کام مختلف مدارج میں جاری ہے۔

علاوہ ازیں 13 گرلز پرائمری سکولز اور 26 بوائز پرائمری سکولز کے کیسز ڈائریکٹوریٹ، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، سیکرٹریٹ سے منظوری کے عمل سے گزر رہے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: اس طرح ہے کہ یہ سوال میں نے پوچھا تھا کہ کتنے سکول 15-2014 میں بنے ہیں اور پھر 16-2015 میں بنے ہیں؟ 15-2014 کا ڈیپارٹمنٹ نے یہ کیا ہے کہ اس میں کچھ پر کام شروع ہے اور 97 پر ابھی بھی کام شروع ہے، ابھی Complete نہیں ہوئے۔ 16-2015 میں بڑا مسئلہ ہے اور اس میں یہ ہے کہ ابھی تک 13 سکولز، ابھی Next budget پر ہم جارہے ہیں، 13 سکولوں پر سرے سے تو کام شروع ہی نہیں ہوسکا اور اس میں بدقسمتی سے میرا حلقہ بھی شامل ہے کیونکہ وہ اپوزیشن ممبر کا ہے، دوسرے اپوزیشن ممبرز کا بھی شاید ہوگا اور اس میں یہ ہے کہ 150 سکولوں میں صرف 87 منظور ہوئے تھے۔ تو میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہوگی کہ 150 میں 87 اگر Accept ہوئے تو دوسرے Accept کیوں نہیں ہوئے، ?What was the reason اور ان میں صرف 19 سکول مکمل ہیں اور سال گزر چکا ہے تو یہ تھوڑی وضاحت کریں کہ یہ Expedite کیوں نہیں ہو رہے ہیں؟ اور میں نے سنا بھی ہے کہ کچھ ایسے سکولز بھی ہیں کہ وہاں پر فنڈنگ کا مسئلہ ہے، وہاں پر پیسے نہیں ہیں، ٹھیکدار رو رہے ہیں، بلکہ وہ Protest کر رہے ہیں، احتجاج روڈوں پر کر رہے ہیں کہ وہاں پر ان کو پیسے نہیں مل رہے ہیں تو یہ اس طرح تو نہیں چلے گا، میرے خیال میں اس کیلئے It's a matter of bigger concern۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی میڈم! سکول کی ڈیٹیلز جو انہوں نے مانگی تھیں وہ تو دی گئی ہیں لیکن یہ پوچھ رہے ہیں کہ سارے Approve کیوں نہیں ہوئے؟ اس میں کہیں پر سائٹ کا ایشو ہوتا ہے، Mostly سائٹ کا ایشو ہوتا ہے، مطلب جہاں پر ممبر صاحب Identify کرکے دے رہے ہوتے ہیں، کبھی وہاں ایشو ہوتا ہے، کبھی سکول کا کہ جس نے زمین دینی ہوتی ہے، تو ٹیکنکل گراؤنڈز پر جب تک وہ مسئلے حل نہیں ہوتے، اس وقت تک Approval اس کی نہیں ہوتی لیکن ویسے Overall سارے ممبران کو بھی یہی مسئلہ ہوگا کہ سکولوں پر چونکہ بجٹ کی وجہ سے اس پر کام کم ہوتا ہے، وہ اسی وجہ سے میں نے چیف منسٹر صاحب کو یہ ریکویسٹ کی ہے کہ جتنے بھی سکولز ہیں، ہم بجائے اس کے کہ نئے سکول شروع کریں جو

موجودہ Already ہیں، ان کو فنڈنگ کر کے ان کو جلد سے جلد کمپلیٹ کر لیں، کیونکہ اگر ہم سکولز مزید آگے شروع کرتے جائیں گے اور اس کیلئے اتنا Enough بجٹ نہیں ہو گا تو وہ تین سال، چار سال، پانچ سال میں اگر بنتے ہیں تو میرے خیال میں جو موجودہ سکولز شروع ہیں، انہی کی زیادہ Ongoing سکیموں میں پیسے دے کر انہی کو بنائیں بلکہ اگلے بجٹ میں میری یہ اپنی Suggestion ہے کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ زمین کی قیمت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور ایسی جگہ ہیں جہاں پر بچوں کی تعداد مزید نہیں بڑھا سکتے تو میری یہ کوشش ہے کہ جو سکولز Already ہیں اور ایسے بہت سے سکول ہیں جو کہ گرنے والے ہیں تقریباً، پرانی بلڈنگز ہیں تو ہم ایک Reconstruction کا بڑا پروگرام اس میں لے آئیں، اس میں زمین کا مسئلہ نہیں ہوتا، اس میں انتقال کا مسئلہ نہیں ہوتا، صرف یہ ہے کہ اگر فرض کریں شہر کے اندر دو کنال کی زمین ہے اور وہاں پر ایک سنگل سٹوری یا پرانی بلڈنگ بنی ہوئی ہے تو اس کے اندر ہم ٹھیک ٹھاک تین منزلہ عمارت بنا کر اسی زمین کو Utilize کر کے جلد سے جلد سکول کو آپریشنل کر کے اس میں بچوں کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں، تو یہ آئیڈیا ہے۔ اس دفعہ ہم بجائے اس کے کہ اور سکول نئے بناتے جائیں اور جو موجودہ سکولز ہیں، ان کی حالت بھی، کیونکہ یہ ہمارا مسئلہ ہوتا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم نیا سکول بنا لیں کیونکہ اس کا افتتاح ہو جاتا ہے یا اس میں لوگوں کو دو نوکریاں مل جاتی ہیں، لیکن جو موجودہ سکولز ہیں، ان میں بھی کافی سکولوں کی حالت خراب ہے اور خطرناک بھی ہے، اللہ نہ کرے کہ گر جائے اور سرکاری بلڈنگ ہے تو وہ کمزور بھی بنتی ہے، پرائیویٹ لوگ بناتے ہیں تو وہ اگر 1960 میں بنی ہو تو بھی ٹھیک ہوتی ہے، سرکاری بلڈنگ اگر 1980 میں بنی ہو تو وہ خدانخواستہ ایسا لگتا ہے، بندہ ڈر رہا ہوتا ہے کہ کہیں گر نہ جائے تو یہ ہمارا پلان ہے اور اس کے مطابق چل رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جعفر شاہ صاحب!

مفتی سید جانان: جی زما یو سوال دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: سپلمنٹری دہ؟ او کے مفتی صاحب! مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم! منسٹر صاحب ته دا گزارش دے منسٹر صاحب د زړو سکولونو خبره کوی خو زاړه سکولونه دې دغه حکومت شروع کړی، سکولونه تقریباً درې درې کاله، څه دوه دوه کاله ئے په مکمل

کیدو باندې دی، چھتونو ته رسیدلی دی او بار بار ٹھیکیداران، ایکسیئن سی اینډ ډبلیو ته او دغه دفترو ته زه پخپله سیکرټریټ ته به تقریباً یو شپږ اته ځله لاړ یم، سیکرټری صاحب ته مو اووئیل چې دا دا سکولونه دی، خدائے مه کړه که سبا ته چا ورته څه شے کیښنودلو، بلاسټ شو، دهماکه وشوه، بل څه ورکښې وشو، بیا به د دې څوک ذمه وار وی؟ منسټر صاحب ته به دا زمونږ ګزارش وی چې دې ټولو حلقو ته دې یو شان نظر اوکړی، صرف دوه درې حلقې نه چې هلته کروړونه اربونه ځی او نور خلق دغه شان پراته دی، دا مو درخواست دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جعفر شاہ صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: میڈم سپیکر! مفتی جانان صاحب نے بھی کہا، صاحبزادہ صاحب! میڈم سپیکر! ان کو بتادیں، ایک منٹ۔ اس طرح ہے کہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ کسی کی نہیں سنتے، آپ بولیں۔

جناب جعفر شاہ: ایک تو یہ ہے، ٹھیک ہے منسٹر صاحب کی اپنی وہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نئے سکولز نہیں بنائیں گے تو ہزاروں نہیں لاکھوں طلباء وطالبات کو ہم ایجوکیشن کے بنیادی حق سے محروم رکھیں گے، یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا Solution ہے، اس میں یہ کرلیں کہ جس طرح میڈم معراج ہمایون صاحبہ نے کہا ہے کہ ایک تو ہم 'نان ڈیویلپمنٹ بیسز' پر، ٹھیک ہے کرائے کی بلڈنگ میں کریں تاکہ لوگ بنیادی حقوق سے محروم نہ ہوں اور بچے وہاں پر داخلہ لیا کریں اور جہاں پر Need ہو اور ضرورت ہو، یقیناً ایم پی ایز سے پوچھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ صرف یہاں پر 83 سکولز ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس میں سب ٹریژری بینچز جو سرکاری پارٹی ہے، حکومتی پارٹی، ان کے سکولوں کی منظوری ہوئی ہے اور اپوزیشن والے بیچارے ایسے بیٹھے ہوئے ہیں، لہذا اس کی ڈیٹیلز سکروٹنی کیلئے اس کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ ہم منسٹر صاحب کے ساتھ آرام سے بیٹھیں اور اس کی سکروٹنی کرکے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب! اوکے، Related to this Question بنہ اخوا دیخوا نہ جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ میڈم سپیکر! خبر نہ یم، پتہ نہ لگی چې تاسو ولې ماتہ اجازت نہ راکوئ، زما سوال خو Genuine هم دے، بل دا دہ چې د دې سرہ Related دے۔ زہ چې د دې اسمبلئ تہ راغلے یم، پہ دوہ کالہ کښې راتہ یو سکول ملاؤ شوے دے، اوس چې دلتہ مو دا لسټ وکتلو چې یرہ تقریباً 87 سکولونہ مکمل شوی دی نو زہ حیران شوم ځکہ چې ماتہ یو سکول راکړے شوے دے او دا یو سکول اللہ ګواہ دے، یو نیم کال څہ کم دوہ کالہ ئے وشو چې ټینډر ئے شوے دے، ټھیکدار کدائی قدرې نہ دہ کړې، زمکہ مو ورکړې دہ، هر څہ شوی دی، سیکرټری سی اینډ ډبلیو تہ تلے یم، ایکسیئن تہ تلے یم او ورتہ وایم چې آخر دا ټھیکہ دار، یقین تاسو پہ خدائے اوکړئ چې تر ننہ پورې هغوی کار نہ دے شروع کړے، عمرالی ګرلز پرائمری سکول دے او پورہ ویلج کونسل کښې واحد سکول دے، دوہ کالہ ئے وشو چې تر اوسہ پورې ئے کار نہ دے شروع کړے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا بہ Related نہ وی ځکہ چې-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میڈم یہی ایشو ہے کہ سارے ایم پی ایز کی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ جی نئے سکولز بھی دیئے جائیں اور پھر یہ بھی ڈیمانڈ ہوتی ہے کہ جو پرانے سکول ہیں ان کو بھی Hundred percent پیسے دیئے جائیں تو مطلب ایسا پھر Manage کرنا مشکل ہو جاتا ہے، یہ میں نہیں کہہ رہا کہ نئے سکول نہیں بنائیں گے لیکن اگر ہم نئے سکول بھی سارے شروع کر لیں اور پھر یہ بھی مسئلہ آتا ہے کہ جی وہ پرانے سکولوں میں پیسے، ظاہری بات ہے بجٹ تو وہی ہے۔ For example سو ارب روپے ہیں تو اگر سو ارب روپے ہیں تو وہ اسی طرح لگیں گے، چاہے اس میں آپ 150 نئے سکول شروع کر دیں یا جو Already چل رہے ہیں، ان کو Completion کیلئے پیسے دے دیں تو میرے اپنے حساب سے جہاں پہ بہت زیادہ ضرورت ہو، وہاں پہ صرف ہم نئے سکول شروع کریں اور باقی فنڈ ہم Divert کریں جو Ongoing schemes ہیں تاکہ وہ کمپلیٹ ہو جائیں، جس طرح مفتی صاحب نے بھی کہا کہ جی سکول بنا

ہوا ہے اور تھوڑا سا اس میں کام باقی ہے اور دو سال ہوگئے یا تین سال ہوگئے تو میرے خیال میں وہ بہتر پلاننگ ہوگی بجائے اس کے کہ ہم نئے نئے دو دو سو، چار چار سو سکولز ہر جگہ شروع کرلیں اور پھر اس کی Completion کیلئے پیسے نہ ہوں تو میرے خیال میں کوئی اچھی پلاننگ نہیں ہوگی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، عاطف خان۔ جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: زما بہ بیا ریکویسټ وی چیئر تہ چې دا کمیټئ تہ حوالہ کړی، It's very important. Madam! And it's the matter of future of our nation. We should یہ ہماری قوم کے مستقبل کا مسئلہ ہے اور میری منسٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ ہوگی کہ sit in the Committee اور اس کو Thoroughly discuss کریں اور Thread base اور ڈیپارٹمنٹ بھی ہمارے ساتھ، ان کی مجبوریاں ہیں وہ بھی ہمیں بتائیں کیونکہ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ اس پہ I think میرے تمام ممبران، اور یہ تو میرا ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں اس کو کسچن کو، اور وہاں پہ ہم ڈسکس کریں، کمیٹی میں ہم ووٹنگ بھی کرسکتے ہیں اگر کوئی ایسی بات ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی بھیج دیں، کمیٹی میں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

(تالیاں)

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 4986, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. It is referred to the Committee concerned.

اچھا نیکسٹ کوسچن جعفر شاہ صاحب! آپ کا ہے، 4984 ہائر ایجوکیشن کا ہے اور ہمیں Reply وصول نہیں ہوئی ہے، مشتاق صاحب!

جناب جعفر شاہ: ہاں، اس میں Before یہ ہے کہ یہ بہت Important Question ہے اور I don't know کہ کیوں جواب نہیں دیا ہے؟ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ والے میں تو اتنا وہ نہیں کرتا لیکن میں احتجاج یقیناً میرا حق ہے، میں کرتا ہوں کیوں میرا جواب نہیں دیا گیا ہے مشتاق صاحب!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق صاحب! اس کا جواب نہیں آیا اور ہائر ایجوکیشن کا Unfortunately جو دوسرا کوئسچن آرہا ہے، اس کا بھی مجھے 1:45 pm پہ ملا ہے اور ہم یہاں Close کرتے ہیں بارہ بجے۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): میرے پاس تو سارے کوئسچنز کے جواب میری فائل پہ موجود ہیں، مجھے علم نہیں ہے کہ اسمبلی کو کیسے نہیں آیا، آپ رولنگ دیں، میڈم! آپ رولنگ دیں کہ آپ تک جواب کیوں نہیں پہنچے؟ یہ ڈیپارٹمنٹ ایسا کیوں کرتی ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں یہاں پہ ایلیمنٹری کو شاباش And very good دینا چاہتی ہوں کہ ان کے سارے کوئسچنز ایلیمنٹری کے ٹائم پہ آئے تھے So I must appreciate them اور ہائر (تالیاں) And Mushtaq Ghani Sahib, you look into the matter because آپ کا Second Question بھی مجھے ٹائم کے بعد ملا لیکن میں نے Receive کر لیا اس Second کو، تھینک یو۔Next Question, ji, Muhammad Ali۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: So, he is not here, so lapsed. Sorry۔ یہ ہائر ایجوکیشن کا ہے؟ جی، مشتاق صاحب! اوکے، جعفر شاہ صاحب!

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: جی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب کا مائیک آن کر دیں اور اس کو بولنے دیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: کوئسچن جعفر شاہ صاحب کا ہے، وہ کریں تو میں ان کو جواب دیتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں وہ کوئسچن کریں، بالکل جی۔

جناب جعفر شاہ: نہیں، میں کس طرح کروں؟ مجھے جواب نہیں دیا گیا ہے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: تو میں جواب دے دیتا ہوں، آپ نے تو کوئسچن کیا ہوا ہے نا۔

جناب جعفر شاہ: نہیں، میرا حق ہے کہ میرے سوال کا جواب آتا۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: آپ کا سوال یہ تھا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب! یہ اچھا نہیں ہوگا جعفر شاہ صاحب! اس کوئسچن کو پینڈنگ نہ کریں؟

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: میڈم! شاہ صاحب کا سوال جو ہے۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: چلو اس کو بھی کمیٹی کے حوالے کر دیں، ادھر ہم ڈسکس کر لیں گے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: آپ کا کوئسچن یہ تھا کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2014-15 اور 2015-16 میں صوبے کے مختلف مقامات پر نئے ڈگری کالجوں کے قیام کیلئے کیا فنڈز مختص کئے تھے؟ تو یہ آپ کے پاس اب اگر جواب نہیں آیا ہو تو اس میں میں یہی کہونگا کہ مجھے جواب دیا گیا And I am prepare to answerd you، اب چیئر پہ ہے کہ وہ اس کو Takeup کرتے ہیں یا نہیں کرتے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! میں کہتی ہوں کہ اس کو ڈیفر کر لیتے ہیں، اگر آپ Satisfied نہ ہوں تو پھر Definitely کمیٹی کو بھیج دیں گے۔ جعفر شاہ صاحب! اس کو ڈیفر کر لیں اور اگر آپ پھر Satisfied نہ ہوں، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: میڈم! ہمیں شک ہے کہ ارادتاً یہ کیا گیا ہے اور ہمیں جواب نہیں دیا گیا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ہاں، ہمیں شک پڑ گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ بی بی کا مائیک آن کر دیں۔

جناب جعفر شاہ: اور ہم احتجاج کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! بہت بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! آج ڈیپارٹمنٹ کو اسمبلی کو Respond کرنا اتنا آسان ہو گیا ہے کہ وہ ایک کوئسچن ایک کاپی لاکے یہاں پہ نیٹ پر Upload کرنے کیلئے دے سکتے ہیں، اگر ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ

اس سیشن سے پندرہ منٹ پہلے بھی اگر کوئی کاپی لے آتا تو وہ ابھی Display ہوتی سب کے پاس سافٹ ویئر میں، میڈم! Non seriousness کا اندازہ یہاں سے ہوتا ہے۔

Madam Deputy Speaker: No, sorry Uzma Bibi! You are wrong here, I am not going to accept any answer اگر وہ 24 گھنٹے پہلے نہ آیا ہو، At the most, at the most next day morning ایک بجے تک 12 میں Wait نہیں کر سکتی Last minute تک Sorry not that, Uzma Bibi.

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! آج مشتاق غنی صاحب یہاں بیٹھے ہیں، آپ نے 6 تاریخ کو رولنگ دی تھی کہ وہ رپورٹ پیش کریں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی، میڈم! 9 تاریخ کو میں نے اسی فلور پہ آپ کو Reminder دیا، اس کے باوجود آج تک ڈیپارٹمنٹ نے آپ کے کہنے پر بھی اپنی رپورٹ پیش نہیں کی، میرے کال اٹینشن پر، میڈم! مشتاق غنی صاحب اگر ہمیں فلور پہ جواب دیں تو اچھا ہوگا۔

(تالیاں)

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم! میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، مشتاق غنی صاحب کا جواب سن لیں، پھر آپ۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: میں اس فلور پہ آپ سے Commitment کر رہا ہوں کہ کہیں پہ کوئی پرابلم ضرور ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کہ ان کا اسمبلی کے ساتھ جو Liason ہے وہ کیوں کمزور ہے؟ میں اس کے اوپر ایکشن لوں گا اور جو بھی Responsible ہے ہمارے ادارے میں، اس کے خلاف کارروائی کر کے کل ہی آپ کو یہاں رپورٹ دوں گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو ویری مچ، مشتاق غنی صاحب۔ وہ سیکنڈ بھی مشتاق غنی! جو عظمیٰ بی بی کا ہے وہ بھی آپ نے کرنا ہے، جو رولنگ ہوئی ہے نا دو دفعہ، وہ بھی آپ دیں گے، ٹھیک ہے، وہ آپ کو اس کے بعد میں دے دوں گی، تھینک یو، نیکسٹ کوسچن وہ ہے، Again Muhammad Ali.، محمد علی خان، وہ تو نہیں ہے، 'نیکسٹ' کوسچن، محمد علی خان، Lapsed، پہلے والا بھی Lapse تھا، جی آمنہ سردار بی بی! کوسچن نمبر 4817۔

* 4817 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہزارہ ڈویژن میں بوائز/ گرلز، مڈل وہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہزارہ ڈویژن کے تمام بوائز/ گرلز، مڈل وہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ہزارڈویژن کے تمام بوائز/ گرلز، مڈل وہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع	پرائمری مردانہ/زنانہ	مڈل (مردانہ /زنانہ)	ہائی (مردانہ/زنانہ)	ہائر سیکنڈری (مردانہ/زنانہ)	ٹوٹل
1	کوہستان	259+688	14+63	02+31	00+04	1061
2	مانسہرہ	661+1291	72+119	45+82	11+23	2304
3	تورغر	61+145	01+24	00+05	00+01	237
4	بٹگرام	229+499	20+27	07+34	00+01	817
5	ایبٹ آباد	562+955	84+86	45+69	11+14	1826
6	ہری پور	356+613	61+71	50+65	07+12	1235
	ٹوٹل	6319	642	435	84	7480

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم سپیکر! یہ میں نے تمام ہزارہ ڈویژن کے بوائز/ گرلز مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کے بارے میں دریافت کیا تھا اور مجھے ڈیٹیلز دی گئی ہیں جو یقیناً درست ہوں گی، ایک چیز جو میں اس میں Mention کرنا چاہتی ہوں کہ کیا اس میں مکتب سکولوں کو بھی شامل کیا گیا ہے؟ کیونکہ میں ابھی نلوٹھا صاحب کا جو کال اٹینشن تھا اس میں بھی ہم یہ ذکر کرنا چاہ رہے تھے کیونکہ میرا تعلق گلیات سے ہے اور گلیات میں بہت دور سے بچوں کو آنا پڑتا ہے اور بڑا Travel کر کے بھی آنا پڑتا ہے تو اس میں مکتب سکول جو تھے، کم از کم کامیاب تھے اور ایک اور گزارش کہ 50 سے کم اگر وہاں پہ تعداد ہے تو ان کو کم از کم بند نہ کیا جائے کیونکہ بہت دور دور 10، 15 کلو میٹر یا 20 کلو میٹر کے فاصلے پر دوسرا سکول ہوتا ہے جو بچوں کیلئے ممکن نہیں ہے چل کے جانا۔ تھینک یو میڈم سپیکر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ عاطف خان! سپلیمنٹری، د دې جواب درته بیا درکوم، جي عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جو انہوں نے ڈیٹیل مانگی تھی، وہی اس میں دی گئی ہے، گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری تو Specifically انہوں نے مکتب سکولز کی مانگی نہیں تھی، میرے خیال میں شاید جو جواب ہے، اس میں بھی مکتب سکول نہیں ہوگا اور دوسری جو انہوں نے بات کی تو اس پہ میڈم! پہلے تفصیلاً بات ہو چکی ہے کہ قریب اگر سکول ہوگا، تب بند کیا جائے گا، ویسے اگر قریب سکول نہیں ہے تو بند نہیں کیا جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ Already decide ہوا ہے، آمنہ بی بی! آپ کے کوئسچن کے سیکنڈ پارٹ کا Already answer ہوا ہے، They are going to have hilly area میں وہ کریں گے۔

محترمہ آمنہ سردار: جی میڈم! اور سمارٹ سکولز کا بھی انہوں نے کہا تھا کہ ہم وہاں پہ کریں گے تو سمارٹ سکولز کا Practical وہاں پہ ہے یا نہیں ہے؟ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف خان!

محترمہ آمنہ سردار: مطلب Hilly areas میں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اچھا، انہوں نے اس کا ذکر کر دیا، ہم نے اس بجٹ میں رکھے تھے سکولز کے، سمارٹ سکولز جلد بن جائیں گے، اس میں ساری چیزیں ہوں گی، Equipment ہوگا، پھر جب ہم نے ان کو بنایا جو Prefabricated یا کنٹینر میں جو ہوتے تھے، اس کی ٹیکنیکلی Obviously اگر حکومت کا اتنا پیسہ لگنا ہوتا ہے تو اس کو مطلب ایسا نہیں بنا سکتے جب تک Proper اس کی انجینئرنگ سے اور پلاننگ سے اور ہر جگہ سے Environmental کہ اس پر موسم کا کیا اثر پڑتا ہے تو وہ جب ساری چیزیں آئیں تو اس میں پھر ہم نے فی الحال اس کو ڈراپ کیا ہوا ہے کیونکہ ایک تو نمبر (ون) اس پہ موسم کے بہت زیادہ اثرات ہیں، سردی کا گرمی کا اور پھر نمبر (ٹو) اس کا سائز چھوٹا ہے تو اس میں تقریباً 25/26/27 سے زیادہ بچے نہیں آتے، ویسے نارمل سکولوں میں تو 40،45 بچے بھی بیٹھ جاتے ہیں تو اس کی وجہ سے فی الحال ہم نے اس کو Delay کیا ہوا ہے اور اگر کوئی اور Prefabricated ہم NESPAK کے ساتھ بات کر رہے ہیں، اگر Prefabricated کوئی ایسا اور میٹریل ملتا ہے جس سے موسم کے اثرات کے حوالے سے اور سائز کے

حوالے سے یا اس پہ دوسری چھت بنانے کے حوالے سے پرابلمز نہ ہوں تو ان شاءاللہ تعالیٰ پھر اس کو نیکسٹ بجٹ میں شروع کردینگے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you Atif Khan. Ji Sheriz Khan, you wanted to say something? Sheeraz Khan!

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ جہاں پہ اب بھی مکتب سکولز ہیں اور تعداد اچھی خاصی ہے تو ان سکولوں کو کب تک ریگولر پرائمری سکول میں Convert کیا جائے گا؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جیسے ممبر صاحب نے خود کہا ہے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Jamshaid Khan, Mr.Jamshaid! Please you go to your seat.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نمبر اس کے کافی زیادہ تھے تو Obviously ان کو مرحلہ وار کیا جارہا ہے، ہر سال بجٹ میں سو کے قریب ان کی تعداد رکھی جاتی ہے اور ان کو Convert کرکے ریگولر سکول میں رکھا جاتا ہے تو وہ میں Time duration اس وقت آپ کو Exact نہیں بتا سکتا کہ Speed سے ہوئے تو کتنے عرصے میں ہو جائیں گے لیکن بہرحال مرحلہ وار ان کو Convert کر رہے ہیں اور Convert یہ ہے کہ نئے سکولز بن رہے ہیں تو For example ایک ہزار ہوں تو ایک سال میں یا دو سال میں یا تین سال میں ایک ہزار سکولوں کو اگر نئے بھی بنتے رہیں، اپ گریڈیشن بھی ہوتی رہے اور مکتب سکول بھی Convert کرتے رہیں تو ایک سال میں دو سال میں مشکل ہوتا ہے، مرحلہ وار ہو رہے ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، آمنہ سردار، آمنہ سردار! 4816۔

جناب محمد شیراز: میڈم سپیکر صاحبہ! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شیراز خان! انہوں نے جواب دے دیا ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! اس کا، پہلے کا میں جواب دے دوں کہ میری ریکویسٹ ہوگی کہ منسٹر صاحب، چونکہ سمارٹ سکولز Severity of climate یا Weather کی وجہ سے وہاں پہ پر ٹیکنیکلی کامیاب نہیں ہیں تو Kindly اگر مکتب سکولز جو چل رہے تھے، ان کو چلتے رہنے دیا جانا چاہیئے تاکہ وہ ایک سلسلہ جو بچوں کا ہے وہ نہ ٹوٹے تو یہ اگر آپ یہاں پر فلور پر ایشورنس دے دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!
وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تھیک د ہ جی۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، اچھا جی آپ نیکسٹ کوئسچن پہ جائیں۔
محترمہ آمنہ سردار: تھینک یو سر، جی، نیکسٹ کوئسچن ہے جی، کہ کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے۔۔۔۔
محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 4816۔
* 4816 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے تمام سکولوں کو گرمیوں میں طویل تعطیلات دی جاتی ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کب سے کب تک گرمیوں کی چھٹیاں دی جاتی ہیں، نیز سرد علاقوں میں سردیوں کی طویل تعطیلات دی جاتی ہیں، اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟ کیونکہ ان علاقوں میں تین سے چار ماہ برف پڑتی ہے اور آمدورفت نہ ہونے کے برابر ہے؟
جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔
(ب) صوبے کے گرم علاقوں میں موسم گرما کی چھٹیاں 15 جون سے 31 اگست تک جبکہ سرد علاقوں میں گرمیوں کی چھٹیاں یکم جولائی سے 31 جولائی تک ہوتی ہیں۔ اسی طرح موسم سرما میں سرد علاقوں میں سردی کی چھٹیاں 25 دسمبر سے 28 فروری تک جبکہ گرم علاقوں میں سردی کی چھٹیاں 25 دسمبر سے 31 دسمبر تک ہوتی ہیں۔
محترمہ آمنہ سردار: کوئسچن نمبر 4816 اس میں میں نے پوچھا تھا کہ گرمیوں کی طویل تعطیلات دی جاتی ہیں کچھ جگہوں پہ، یعنی تین مہینے کی یا ڈھائی مہینے کی، تو سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ کب سے کب تک گرمی کی چھٹیاں دی جاتی ہیں، نیز سرد علاقوں میں سردیوں میں طویل تعطیلات دی جاتی ہیں، اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے؟ کیونکہ ان علاقوں میں تین سے چار ماہ برف پڑتی ہے اور آمدورفت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، ان میں گلیات، سوات، ملاکنڈ اور اس طرح کے علاقوں کی بات کر رہی ہوں تو جواب ہے کہ صوبے کے گرم علاقوں میں موسم گرما کی چھٹیاں 15 جون سے 31 اگست تک، جبکہ سرد علاقوں میں گرمی کی چھٹیاں یکم

جولائی سے 31 جولائی تک ہوتی ہیں، اسی طرح موسم سرما میں سرد علاقوں میں سردی کی چھٹیاں 25 دسمبر سے 28 فروری تک، جبکہ گرم علاقوں میں سردی کی چھٹیاں 25 دسمبر سے 31 دسمبر تک ہوتی ہیں۔ میڈم! اس میں گزارش یہ ہے کہ گرم علاقوں کا تو ٹھیک ہے، وہاں پر تو چھٹیاں جو ان کی مناسبت سے ہوتی ہیں، کبھی گرمی کی لہر زیادہ ہو جائے تو ظاہر ہے کہ دی جاتی ہیں دوبارہ، لیکن سرد علاقوں کا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر مارچ کے مہینے میں، اس بار تو اپریل کے مہینے میں بھی برف پڑی ہے اور راستے بند ہو جاتے ہیں تو میں اس حوالے سے بات کرنا چاہ رہی ہوں، کیونکہ میرا تعلق گلیات سے ہے، Again اور گلیات ہوں، بالاکوٹ کا علاقہ ہو، اپر جو پہاڑی علاقے ہیں، کاغان ہے، یہ سارے وہ علاقے ہیں جہاں پر برف پڑتی ہے اور راستے مارچ اپریل تک بند ہوتے ہیں تو اس میں بچوں کے ساتھ کیا طریقہ کار ہونا چاہیئے اس کی تعطیلات کے حوالے سے؟۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان! عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی میڈم! اگر ممبر صاحبہ کے پاس Suggestion ہے تو اچھا ہے، آپ بتا دیں کہ جس Specific ایریا کی آپ بات کر رہی ہیں کہ وہاں پر کس موسم میں یا کس تاریخ سے کس تاریخ تک چھٹیاں ہونی چاہئیں تو آپ بتا دیں؟ وہ تو ویسے بھی جو سردیوں کا علاقہ ہے، اس میں چھٹیاں زیادہ ہوتی ہیں، گرمیوں کے علاقے میں تو جو Specific ایریا آپ بتا رہی ہیں تو آپ اپنی Suggestion دے دیں کہ کون سے علاقے کیلئے اور آپ کس ڈیٹ سے کس ڈیٹ تک Suggest کر رہی ہیں تو بالکل ڈیپارٹمنٹ غور کر لے گا۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، اس میں میں چاہوں گی کہ جعفر شاہ صاحب کا علاقہ بھی چونکہ اس میں آجاتا ہے، ضیاءالرحمان صاحب کا بھی علاقہ اس میں آتا ہے، ثناءاللہ صاحب کا بھی، کچھ دیر کا بھی میرا خیال ہے کہ برف کے علاقوں میں آتا ہے، تو جو برف والے علاقے ہیں اگر ان لوگوں کو ساروں کو بٹھا کر ان کی Suggestion لی جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ وہ زیادہ بہتر بات ہو گی یا اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے، اس پر وہاں بھی ڈسکشن ہو سکتی ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے، آپ Dates دے دیں بلکہ آپ کو ہم بلالیں گے تو آپ خود بھی اپنی Suggestion دے دیں کہ اس علاقے میں اس تاریخ سے اس تاریخ تک چھٹیاں ہونی چاہئیں تاکہ وہ پورے سال کی وہ چھٹیاں بھی زیادہ نہ ہوں کہ بچوں کی تعلیم وہ Affect نہ ہو۔

محترمہ آمنہ سردار: سر، چونکہ بہت Important ایشو ہے، اگر اس کو ہم کمیٹی میں بیٹھ کر صحیح طریقے سے اس کو Sort out کر سکتے ہیں تو بہت سارے لوگ آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دیکھیں مجھے یہ چیز سمجھ میں نہیں آتی کہ کمیٹی میں اگر آپ بھیجنا چاہتی ہیں تو بھیج دیں، اس میں کیا ہے تاریخ ہے؟ آپ تاریخ بتادیں، اس کو دیکھ لیں گے، اگر آپ بھیجنا چاہتی ہیں تو بھیج دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، میں تو I am not getting it at all کہ جو بات آسانی سے حل ہو سکتی ہے، منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر حل ہو سکتی ہے، I am not getting it کہ اس کو کمیٹی میں کیوں ٹائم لگتا ہے؟ میں نے تو ایک دو کمیٹی میں بھیجے ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اس میں ایسی کون سی مشکل بات ہے؟ آپ جگہ کا نام بتادیں اور Dates بتادیں کہ یہاں سے ہونی چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ Suggestion دے دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر صاحبہ! منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھنے پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بیٹھنے کا موقع بہت کم ملتا ہے، سٹینڈنگ کمیٹی اسی لئے بنی ہوئی ہے تو مہربانی کر کے اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا میں ذرا ایک بات یہاں پر کہنا چاہتی ہوں، آمنہ بی بی! آپ نے لکھا ہے کہ سردی کی چھٹیاں 28 دسمبر سے 28 فروری تک ہیں، پھر آپ اپنے جواب میں کہہ رہی ہیں کہ میں اپنی Understanding کیلئے پوچھ رہی ہوں کہ وہاں پر مارچ میں بھی برف پڑتی ہے، اپریل میں بھی برف پڑتی ہے تو کیا یہ چھٹیاں مئی تک پھر دے دیں گے، چھ مہینے چھٹیاں دے دیں؟ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آئی، جی آمنہ بی بی!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میڈم! اس طرح کرلیں کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیج دیں تاکہ وہاں پر یہ لوگ Decide کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہاں پر یہ چھ مہینے سردیوں کی چھٹیاں ہو جائیں گی اوکے۔

Question number is. Okay, is it the desire of the House that the Question No. 4816, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Next Question Aamna Bibi.

محترمہ آمنہ سردار: جی میڈم شکریہ، اس میں-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر ہے 4804 اوکے۔

* 4804 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2005 کے زلزلے میں تقریباً 760 سکول متاثر ہوئے، جن میں زیادہ تر ہزارہ ڈویژن میں واقع ہیں۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمے نے کتنے سکولوں کی تعمیر کا ذمہ لیا ہے اور اب تک کتنے سکولز تعمیر ہو چکے ہیں نیز ان سکولز کی تعمیر و مرمت کیلئے مختص شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! ایک منٹ۔ یہ ترتیب غلط ہے یہاں پر-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خیر ہے، ہیلپ کرلیں گے، پلیز ہیلپ کریں جی۔

محترمہ آمنہ سردار: جی جی، اس میں میڈم! میں نے زلزلے کے حوالے سے پوچھا تھا کہ زلزلے میں تقریباً 760 سکول تباہ ہوئے تھے 2005 میں ہزارہ کے، اس کا جواب جو مجھے ملا ہے، میں بڑے افسوس کے ساتھ کہوں گی کہ اس کے ساتھ جو تفصیلات لف ہیں جو انہوں نے Attach کی ہوئی ہیں اس میں، ہر ایک میں Different جواب ہے، تو مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی، جتنے یہاں پر میرے پاس آرہے ہیں، جتنی لسٹ

آرہی ہے میرے پاس موجود ہے، اس میں ہر ایک میں مختلف جواب دیا گیا ہے، اب یہ وقت کے ساتھ ہے، میں نے تو جب مانگے ہیں تو مجھے اسی کے مطابق جواب دیا جانا چاہیئے تھا، کہ ہر ایک مہینے یا پندرہ دن بعد یا دو مہینے بعد یہ سوال کا جواب دیا جاتا، تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی، کیونکہ کچھ ERRA کے ذمے ڈال دیئے گئے ہیں، کچھ C&W کے ذمے ڈال دیئے گئے ہیں اور کچھ یہاں پر مجھے یاد ہے بجٹ کی جب بات ہو رہی تھی تو منسٹر صاحب نے اس وقت بتایا تھا کہ بہت سارے سکولز جو ہیں، Own کئے ہیں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے، اور وہ ان کو تعمیر کریں گے، اس میں بھی مجھے تفصیلات نہیں ملیں کہ کتنے بنائے گئے ہیں، ڈیپارٹمنٹ نے کتنے بنائے ہیں؟ Reconstruct کئے ہیں یا Renovate کئے ہیں؟ کوئی تفصیلات آپس میں ایک دوسرے سے میچ نہیں کر رہی ہیں، یہ سارے معزز اراکین اس کو بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں کہ یہ تمام کوئسچنز کے جو Answers دیئے گئے ہیں وہ Different آرہے ہیں، اس پر میں کیا کہہ سکتی ہوں؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی عاطف خان!

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی میڈم! یہ فگر دی ہوئی ہے، آیا یہ درست ہے کہ 2005 کے زلزلے میں تقریباً 760 سکولز متاثر ہوئے ہیں، جن میں زیادہ تر ہزارہ ڈویژن میں واقع ہیں، اس طرح تھا کہ جب 2005 کا زلزلہ آیا، اس وقت 760 نہیں، اس وقت ہزاروں سکولز زلزلے سے تباہ ہوئے تھے، کچھ Partially اور Totally damage ہوئے تھے، اس میں تھوڑی سی کنفیوژن یہ تھی کہ اس وقت کچھ سکول اس Count میں آئے ہی نہیں تھے، اس وقت جو تھے یہ 760 سکول جو ہیں جن کا میڈم ذکر کر رہی ہیں، یہ اس وقت اس Count میں آئے ہی نہیں تھے، جن کو Non-strategy سکول کہا جاتا ہے، کوئی اڑھائی ہزار سکول تھے جو کہ بن گئے ہیں لیکن اس میں میں نلوٹھا صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں، مطلب Criticism کے طور پر نہیں، لیکن اچھا ہوا کہ یہ بات آگئی کہ اس میں سے کافی سارے سکول ایسے ہیں، جس پر تقریباً چالیس پچاس پرسنٹ کام ہو گیا ہے اور ERRA تھا اس وقت، فنڈنگ ان کو ہوئی تھی لیکن کوئی کہہ رہا ہے کہ وہ پیسے ملتان چلے گئے ہیں، کوئی کہہ رہا ہے، پتہ نہیں کتنے، کافی پرانی بات ہے تو میری ان سے ریکویسٹ ہوگی۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Order in the House please.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: کہ پرائم منسٹر صاحب جب آئے تھے، پچھلے سال ہری پور میں ایک جلسے میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم 4ارب روپے ان سکولوں کو دیں گے کیونکہ یہ اس وقت تو صوبائی سبجیکٹ نہیں تھا ایجوکیشن، فیڈرل گورنمنٹ سے پیسے آتے تھے تو اس وقت جو فنڈنگ ہوئی تھی وہ بھی ساری فیڈرل گورنمنٹ کو کی گئی تھی، ERRA کو گئی تھی لیکن چالیس پچاس پرسنٹ سکولز کمپلیٹ ہوئے ہیں لیکن مزید اس کیلئے پیسے چاہئیں تو وہ انہوں نے ایک Commitment کی تھی، جلسے میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم 4 ارب روپے دیں گے تو Kindly کہ وہ اگر ان کو بتا دیں، میں پرائم منسٹر صاحب کو بھی خط لکھ چکا ہوں، فیڈرل ایجوکیشن منسٹر صاحب کو بھی خط لکھ چکا ہوں لیکن اس کے علاوہ جو 760 سکول ہیں، یہ Basically حکومت خیبر پختونخوا اپنے بجٹ سے بنا رہی ہے، 760 یہ بنا رہی ہے اور اس کے علاوہ جو ERRA کے Through بننے ہیں وہ بنائیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ضیاءالرحمان صاحب! آپ وہاں سے نہ بولیں، آپ کھڑے ہو جائیں اور مائیک میں آن کرتی ہوں وہاں سے بولیں، ضیاءالرحمان صاحب کا مائیک آن کر دیں۔ Let him talk. He was talking, so اب بولیں نا، زور سے، جی ضیاءالرحمان صاحب!

میاں ضیاءالرحمان: میڈم! میرے خیال میں 8ارب کا انہوں نے اعلان کیا تھا، جس میں سے 4ارب آزاد کشمیر کو دیئے تھے اور 4ارب وہ ہمارے KPK کے جو Affected اضلاع تھے Earthquake سے ان کو دیئے تھے اور میرے خیال میں وہ لوگوں کو مل بھی گئے ہیں، جی میرے خیال میں بلکہ یقیناً مل گئے ہیں لیکن محکمے نے اس کا Procedure بنایا تھا اور Percentage کے حساب سے دیا تھا، مثال کے طور پر کوئی بلڈنگ ہے، اس کی عمارت 90 پرسنٹ اس کا کام ہو گیا ہے، پہلے اس کو پیمنٹ کی ہے، اس کے بعد 80 پرسنٹ کو، اس کے بعد 75 پرسنٹ کو تو وہ محکمے نے پالیسی بنائی ہے ERRA نے اور اس کے مطابق وہ میرے خیال میں Distribute بھی ہو چکے ہیں جو وزیراعظم نے وعدہ کیا تھا 4ارب آزاد کشمیر کیلئے تھے اور 4ارب خیبر پختونخوا کے پانچ اضلاع کیلئے تھے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!

جناب جعفر شاہ: میڈم! میں بھی اسی حوالے سے۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: I am coming back to you.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ممبر صاحب نے یہاں تک بات بالکل کنفرم کی کہ جی آٹھ ارب تھے، چار ارب کے پی کے کو ملنے تھے اور چار ارب کشمیر کو ملنے تھے، باقی انہوں نے سارا اظہار خیال جو ہے وہ خیالوں میں کیا ہے تو خیالوں میں پیسے نہیں ملتے، یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ پیسے ملے نہیں ہیں، 4ارب میں سے ایک پیسہ بھی نہیں ملا تو وہ اگر مل جاتے ہیں تو اچھا ہے، اس کو ہم Utilize، ہمیں نہیں دے رہے وہ ٹھیکیداروں کو ہی دے رہے ہیں، وہ اگر مل جائیں تو زیادہ اچھا ہوگا، کیونکہ وہ پیسے ملے نہیں ہیں ابھی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میں بھی اسی سے متعلق۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب! مخکبنې مو دغه کړې وه I promised him۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو میډم سپیکر! زما منسټر صاحب نه دا سوال دے چې د هزارې والا خو ټھیک ده They have the right او هغه فیډرل ګورنمنټ د ERRA په تھرو باندې کوی خو دا ده چې په سوات کښې کوم سکولونه په زلزله کښې تباه شوی وو، په هغې کښې اوس هم زما په حلقه کښې په مټلتان کښې، په اوشو کښې، په اتروړ کښې، په بحرین کښې د هغه سکولونو سروې د نن نه درې کاله مخکښې شوې ده، تر اوسه پورې ئے ورله یوه روپۍ نه ده ورکړې، ماشومان بالکل په اوپن ایریا کښې، نن سبا په سوشل میډیا باندې هغه وائرل چلیږی، زما دا ریکویسټ دې چې منسټر صاحب دې پلیز دا په Priorities واخلی او نن هم ما ته د مټلتان هغه دغه راغلی دی ناست دی، ما ته د هغې ناظمان او Elected خلق هغوی وائی چې د دې بچو سره به مونږ څه کوؤ؟ نو کوم چې د صوبائی حکومت سره دی نو د هغې خو څه وکړئ کنه؟ سره د هغې مرکز ته هم مونږ په جمع باندې دغه کوؤ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! دا ممبر صاحب دې ما ته دا اووائی چې تاسو د کومې زلزلې، هم د 2005 والا یادوئ که نه دا وورستو چې دوه کاله مخکښې زلزله راغلې وه، هغې کښې هم څه خراب شوی وو؟

جناب جعفر شاہ: نه نه، مخکښنئ زلزله کښې شوی دی او ماشومان تر اوسه پورې په Open area کښې په واؤرو کښې سبق وائی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی: دې 2005 کښې ؟

جناب جعفر شاہ: او جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: کوم یو، تاسو کوم ټائم یادوئ ؟ د سیلاب او که د-----

جناب جعفر شاہ: دواړو زلزلو کښې، مخکښې هم او دیکښې هم-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بنه 2005 کښې چې کوم دی هغه هم لا نه دی جوړ شوی ؟

جناب جعفر شاہ: زه به زاړه لسټونه تاسو ته Provide کړم، PaRRSA د هغې سروې هم کړې ده۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے جعفر شاه صاحب! بس تاسو به لسټ Provide کړئ بیا کنه؟ نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، سپیکر صاحبہ! آپ بھی، بالکل یہ آمنہ سردار صاحبہ نے بہت اہم سوال کیا ہے، زلزلہ جو 2005 میں آیا تھا اور وہ خیبر پختونخوا میں ہزارہ ڈویژن اس سے Affect ہوا تھا اور اس میں ہزاروں سکول جو ہیں وہ تباہ ہو گئے تھے، اب بھی میں سمجھتا ہوں کہ بہت سے سکولوں کے بچے باہر دھوپ میں اور بارش میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں، بالکل منسٹر صاحب نے جس طرح کہا ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا تھا ان سکولوں کیلئے اور اس کیلئے کچھ سکولوں کی پیمنٹ ہو گئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ 90 پرسنٹ جن سکولوں پر کام ہوا تھا، ان پر First priority رکھی گئی ہے، اسی طرح 80 پرسنٹ میرے حلقے میں بھی کچھ سکول تھے، جس کی میں خود گواہی دے سکتا ہوں کہ ان کے اوپر کام شروع ہوا ہے، بہرحال پھر بھی میں یہ کہتا ہوں کہ منسٹر صاحب بھی اس کے اوپر Agree ہو جائیں اور اگر یہ کوسچن کمیٹی کو ریفر ہو جائے اور سٹینڈنگ کمیٹی ERRA کے ذمہ داروں کو بھی بلالے اور ہم اس کے اوپر بیٹھ کر اگر یہ بات کر لیں اور یہ مسئلہ میں سمجھتا ہوں آسانی سے حل ہو جائے گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی کر لیں۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Is it the desire of the House that it should be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Okay, so this Question No. 4804 is referred to the Committee. Please note it. Next Question, Aizaz-ul-Mulk Sahib, Question No. 4963.

* 4963 _ جناب اعزازالملک: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹوریٹ، ضلعی دفاتر بشمول سکولوں میں تعینات اساتذہ محکمہ تعلیم اور دوسرے محکموں میں ڈیپوٹیشن پر ملازمت کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ چار سالوں کے دوران محکمہ میں سیکرٹریٹ کی سطح پر کل کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر تعینات کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، سابقہ و موجودہ محکمہ، موجودہ آسامی و عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ڈائریکٹریٹ، ضلعی دفاتر ملازمین اور سکول اساتذہ میں سے کل کتنے ملازمین دوسرے محکموں اور محکمہ تعلیم میں ڈیپوٹیشن پر تعینات کئے گئے ہیں، ملازم کا نام، عہدہ، گریڈ، متعلقہ محکمہ، موجودہ تعیناتی ڈیپوٹیشن کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) سیکرٹریٹ کی سطح پر ڈیپوٹیشن پر تعینات ملازمین کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

(ii) ڈائریکٹوریٹ اور ضلع وائز تفصیل بھی ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

جناب اعزازالملک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ میڈم سپیکر! کوسچن نمبر 4963، کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹوریٹ، ضلعی دفاتر بشمول سکولوں میں تعینات اساتذہ محکمہ تعلیم اور دوسرے محکموں میں ڈیپوٹیشن پر ملازمت کرتے ہیں، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چار سالوں کے دوران محکمہ میں سیکرٹریٹ کی سطح پر کل کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر تعینات کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، سابقہ و موجودہ محکمہ، موجودہ آسامی و تعیناتی کی تفصیل فراہم

کی جائے؟ ڈائریکٹوریٹ، ضلعی دفاتر ملازمین اور سکول اساتذہ میں سے کل کتنے ملازمین دوسرے محکموں اور محکمہ تعلیم میں ڈیپوٹیشن پر تعینات کئے گئے ہیں؟ ملازم کا نام، عہدہ، گریڈ، متعلقہ محکمہ، موجودہ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی ڈیپوٹیشن کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟ میډم سپیکر! جواب راغلے دے خو دا په پینځویشت، شپږویشت کاپو باندې مشتمل دے او صرف د آرډر کاپئ دی، ما دیکښې ضلع وائز تفصیل غوښتې وو، دې باندې خرچ ډیر شوے دے، که په یو فهرست باندې راغلے وے او ما ته لږ مخکښې ملاؤ شوے وے نو ما به کتلې وې نو اوس چې پورا پینځویشت صفحې په دې کمپیوټر باندې ګورو نو یا به د اسمبلئ کارروائی اؤرو او یا به دا، او چې کومې کاپئ راغلی دی هغه هم زیات ترخړې دی، سرې پرې پوهیږی نه، نو ما تیر اجلاس کښې هم دا وئیلی وو چې ښه به دا وی چې څوک کوئسچن کوی چې دلته کومه کاپی رالیږی چې هغه متعلقه ممبر ته هم د هغې یوه کاپی ځی نو هغه به ئے ګوری او په تسلئ باندې به هغه په هغې باندې ځان پوهه کوی چې جواب ټهیک راغلے دے او که غلط راغلے دے، دویمه دا چې کوم۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: (سیکرٹری برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کو مخاطب کرتے ہوئے) قیصر عالم صاحب! ستا Attention غواړم This is very important Question and you have to help the Minister.

جناب اعزاز الملک: دویمه دا چې کوم ځایونه خالی شی، په ډیپوټیشن باندې چې څوک لاړ شی، د هغې څه صورتحال وی، هغه ځائې هغه Vacant پاتې شی نو څلور کاله که هغه Vacant پاتې شی او د هغې نه هغه متعلقه سکول یا دغه متاثر کیږی نو د هغې باره کښې وضاحت پکار دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی دوئ خو دا ډیټیل غوښتې وو، هغه ورته Provide شوے دے او باقی چې کوم پوسټ، خو خالی نه پاتے کیږی، هغې باندې د بل ځائې نه، پوسټ خو خالی نه پاتې کیږی، هغه Vacant ځائې خو Fill کیږی خامخا، د بل ځائې نه، بل ډیپارټمنټ نه خلق راشی یا خپل ډیپارټمنټ چې څومره وی نو هغه خو خالی نه پاتې کیږی، Fill کیږی جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی اعزاز!

جناب اعزازالملک: زما سوال دا دې چې دا خو پېنځویشت آرډرونه دی او په زرګونو سکولونه دی، په پوره صوبه کښې، یواځې دا ما نه دی وئیلی، باقی سکولونه مو هم یاد کړی دی، دیکښې به بے پناه خلق په ډیپوټیشن باندې تلی وی نو دا واقعی ټول هم دا دی، دا چې کوم ما ته راغلی دی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: چې ورکړی ئے دی خو هم دغه دی، ممبر صاحب! نو لکه نور څه اوکړو چې تاسو له ئے درکړی دی په اسمبلئ کښې نو هم دغه دی او تاسو، لکه پوهه نه شوم په سوال باندې چې تاسو څه تپوس کول غواړئ چې دا ریښتیا دی که دروغ دی که څه دستخط مسخط۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: د ده مطلب دا دے چې سکولونه ډیر زیات دی او دا دغه لږ دی کنه نو دا دا، He wants to know about it۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نه، Vacant نه دی هغه۔۔۔۔۔

جناب اعزاز الملک: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نه نه، هغه وائی چې پچیس صفحې دی، په هغې کښې ټولو کښې دغه دی، لکه بلها خلق دی۔

جناب اعزاز الملک: پچیس پچیس صفحو کښې صرف آرډرونه دی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب اعزازالملک: نو زه دا وایم چې په دې پوره پراونس کښې صرف دا پېنځویشت کسان په ډیپوټیشن باندې تلی دی، باقی نه دی تلی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: په ډیپوټیشن باندې جی، کسان مونږ کافی ډیټیل کښې، که تاسو وایئ ډیپارټمنټ سره چې څه ډیټیل وایئ تاسو ته به ډیټیل درکړی۔

Madam Deputy Speaker: Okay. Atif Khan! What do?

جناب اعزاز الملک: زما دا خیال دے چې ضلع وار تفصیل راشی چې کومو ضلعو له ایجوکیشن کبنې-----

Madam Deputy Speaker: Okay. Atif Khan!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تاسو خپله ضلع واخلئ، تاسو نورو سره څه کوئ (قہقہہ) مطلب مو هغې کبنې دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان! دوئ ته د خپلې ضلعې ډیټیل ورکړئ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک شو جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، نیکسٹ کوئسچن آمنہ سردار، کوئسچن نمبر 4812۔

* 4812 _ محترمہ آمنہ سردار: کیاوزیر تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں تعلیمی بورڈز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں موجودہ بورڈز خواتین کی ملازمت کا کوٹہ کتنا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) بورڈز میں خواتین کیلئے گورنمنٹ کے مروجہ قانون کے مطابق 10 پرسنٹ کوٹہ مختص ہے اور وقتاً فوقتاً بھرتی میں اس پر عمل درآمد کیا جاتا ہے، پشاور بورڈ اور ملاکنڈ بورڈ کی بھرتی کے اشتہار برائے حوالہ 24 جولائی 2015 اور 23 اکتوبر 2016 کو شائع کئے گئے۔

محترمہ آمنہ سردار: جی، میڈم! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں تعلیمی بورڈز موجود ہیں اور اگر موجود ہیں تو ان میں خواتین کی نمائندگی کتنی ہے؟ تو بجائے اس کے کہ مجھے یہ جواب دیا جاتا کہ کتنی نمائندہ خواتین وہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں، اس میں انہوں نے اشتہارات کی کاپیاں اٹیچ کر دی ہیں کہ جو اشتہارات دیئے جاتے رہے ہیں ان پوسٹوں کیلئے، میڈم! میرا سوال یہ تھا ڈیپارٹمنٹ سے کہ خواتین کی ان بورڈز میں کتنی نمائندگی ہے، کیا خواتین کا جو کوٹہ ہے، اس کوٹے کے مطابق ان کی نمائندگی ہے یا نہیں ہے؟ یہ میرا سوال ہے لیکن Directly مجھے اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی انہوں نے جو سوال کیا ہے کہ اگر جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں موجودہ بورڈز خواتین کی ملازمت کا کوٹہ کتنا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ تو وہ کوٹہ ان کو بتایا گیا کہ 10 پرسنٹ کوٹہ ہے اور جو بورڈ کے اشتہارات ہیں، اس کی Confirmation کیلئے وہ بھی دیا گیا ہے کہ جی یہ اشتہار ساتھ لگا ہوا ہے، اس طریقے سے یا 10 پرسنٹ ان کو کوٹہ دیا جاتا ہے اور باقی ڈیٹیلز اگر ان کو، اگر یہ بتا دیں، ابھی بتا دیں، آپ کو کیا، آپ کو ان کے نام چاہئیں جو جو جس بورڈ میں لگے ہوئے ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آمنہ بی بی! Actually just let me repeat it، کیونکہ یہ جو کہہ رہے ہیں، آپ کے کوسچن میں ہے کہ اثبات، جواب Positive ہو تو صوبے میں موجودہ بورڈز خواتین کی ملازمت کا کوٹہ کتنا ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: تفصیل فراہم کی جائے، یعنی کتنا کوٹہ ہے، مطلب تفصیل اس کی کیا ہے؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: انہوں نے آپ کو کوٹے کی تفصیل بتائی ہے جو آپ لوگوں کے نام مانگ رہی ہیں تو وہ اس میں نہیں تھا، اس واسطے انہوں نے نہیں دی۔ آپ کہتی ہیں تو وہ آپ کو دے دینگے۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! جتنے بورڈز ہیں، ان بورڈز میں ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ کتنی خواتین بیٹھی ہوئی ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینکس۔ Next Question is again Aamna Sardar، آج تو آپ بہت کوسچنز لائی ہیں آمنہ سردار بی بی! کوسچن نمبر 4811۔

* 4811 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں زیر تعمیر سکولز موجود ہیں؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع میں کتنے سکولز زیر تعمیر ہیں اور کتنے سکولز کی تعمیر کا کام رکا ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ایرا کے زیر تعمیر کل 201 مردانہ سکولز تھے، جن میں سے 108 سکولوں کا کام مکمل ہو چکا ہے، باقی 93 سکولز زیر تعمیر ہیں، ایرا کی پالیسی کے مطابق صرف ان سکولوں کو ترجیح دی جاتی ہے جن کا کام 50 فیصد یا اس سے زیادہ ہو، لہذا کل 33 سکولز پر کام جاری ہے، جبکہ 60 سکولوں میں کام رکا ہوا ہے، اے ڈی پی سکیمز میں کل 90 سکولز زیر تعمیر ہیں، ضلع ایبٹ آباد میں زنانہ سائیڈ پر 82 سکولز زیر تعمیر ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1	اے ڈی پی کے تحت نئے پرائمری سکولوں کی تعداد	22
2	کرایہ کی عمارت میں چلنے والے سکولوں کی تعداد	03
3	ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کیلئے سائنس لیبارٹریوں کی تعمیر	10
4	2005 کے زلزلہ سے متاثرہ سکولوں کی تعمیر	47
	ٹوٹل	82

ان 82 سکولوں میں سے 31 سکولوں کی تعمیر کا کام جاری ہے، جن میں زیادہ تر زلزلہ سے متاثرہ دوبارہ تعمیر ہونے والے سکولز شامل ہیں۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ میڈم سپیکر! بڑے عرصے بعد آئے ہیں، اسلئے آپ کو ایسا محسوس ہو رہا ہے (قہقہہ) جی میڈم! یہ سوال تھا کہ ضلع ایبٹ آباد میں زیر تعمیر سکولز موجود ہیں، اگر ہیں تو مذکورہ ضلع میں کتنے سکولز زیر تعمیر ہیں اور کتنے سکولز کی تعمیر کا کام رکا ہوا ہے، تفصیل فراہم کیا جائے؟ اس میں وہی ایرا کا بہت ساری چیزیں ایرا کے ذمے لگا دی گئی ہیں، میڈم سپیکر! آپ کے توسط سے میں یہ بھی بتانا چاہونگی ایوان کو کہ ایرا کے ساتھ ہم In touch ہیں، نلوٹھا صاحب اور باقی جو ہمارے ممبران ہیں، ایرا کے ساتھ جو بھی کام ہوتا ہے، ہم ان کو ضرور بتاتے ہیں، ہمارے حلقے میں ایرا کا یہ کام ہے، اتنا رہ گیا ہے، اس کو ضرور کیا جائے، ہم سوال جب کرتے ہیں تو وہ ہم ایوان سے یا ڈیپارٹمنٹ سے اسلئے کرتے ہیں کہ صوبے میں اس کا کیا سٹیٹس ہے تو وہ اس حوالے سے میں نے سوال کیا تھا، بہت سارے سکولز ایسے ہیں کہ ان کی رینوویشن ہو رہی ہے، بہت سارے سکولز ایسے ہیں کہ ری کنسٹرکشن ہو رہی ہے اور جیسے میں مثال دینا چاہونگی، ہمارا کمپری، ہینسو سکول ایبٹ آباد کا، میں نے منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ اس کو اگر ہم ری کنسٹرکشن میں

ڈالیں توزیادہ بہتر ہے کیونکہ وہ رینوویشن میں اب وہ نہیں ہو سکتا، وہ اتناپرانا سکول ہے اور اس کو ضرورت ہے اب، اور وہ مین سکول ہے ایبٹ آباد کا اور بہت بڑا سکول ہے اور سب سے بڑا سکول ہے اور سب سے زیادہ Strength وہاں پر خواتین، بچیوں کی ہے تو یہ میری گزارشات ہیں، کچھ ہمیں جو تفصیل یہاں پر ملی ہے، چلیں اگر میں ان سے مطمئن نہیں بھی ہوں تو میں اب اپنے طور پر پتہ کرونگی کہ یہ کس طریقے سے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے، ڈی ای او یا ای ڈی او سے، لیکن بہر حال تفصیلات کا جو ہم سوال، ہماری ریکویسٹ ہوتی ہے، ذرا اس کے مطابق کر دیا جائے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تو ہم زیادہ شکر گزار ہونگے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو میڈم! تھینک یو جی، نیکسٹ کوسچن صوبیہ بی بی 4909۔

* 4909 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا سال 2008 سے 2013 تک سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تحصیل غازی کے 52 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کتنے سکولوں کی ایس این ای منظور ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے، نیز تحصیل غازی پی کے 52 کے سکولوں میں خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) تحصیل غازی پی کے 52 میں کل 103 سکولوں کی ایس این ای منظور ہوئی ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

	سکول	تعداد	خالی آسامیوں کی تعداد
1	مکتب سکول	04	08
2	پرائمری سکول	44	132
3	پرائمری ٹو مڈل سکول	26	210
4	مڈل ٹو ہائی سکول	24	192
5	ہائی ٹو ہائر سیکنڈری سکول	05	85
	ٹوٹل	103	625

مندجہ بالا عرصے میں ضلع ہری پور میں کل 103 سکولوں کی ایس این ای منظور ہوئی ہے اور خالی آسامیوں کی تعداد 625 ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو میڈم سپیکر! میرا کوئسچن ہے کہ سال 2008 سے 2013 تک سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تحصیل غازی پی کے 52 میں سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، اس کا جواب تو (ہاں) میں ہے، نیکسٹ اس میں کوئسچن میں ہے کہ جواب اثبات میں ہو تو کتنے سکولوں کی ایس این ای منظور ہوئی ہے، تفصیل فراہم کیجائے، میڈم! اس میں یہ آیا ہوا ہے Answer میں کہ چار سکول ابھی تک جو ہیں گورنمنٹ سکولز میں، مکتب سکولز ابھی تک ضم نہیں ہوئے اور 652 آسامیاں ابھی تک خالی ہیں تو اتنے سکولوں میں اگر 652 آسامیاں خالی ہیں تو سکولوں میں کون پڑھا رہا ہے؟ جس سے ہمارے سکولز کا نظام اور بچوں کی پڑھائی پر بہت اثر پڑے گا اور یہی میں نے پوچھنا ہے کہ یہ کب تک پورے ہو جائینگے، کیونکہ 2008 سے لیکر ابھی تک یہ آسامیاں خالی ہیں تو آپ سوچیں کہ کتنا ٹائم ہوا ہے، سارے بچے سکول میں آتے ہیں اور ٹیچر نہیں ہوتا یا پانچ سو یا دو سو بچوں پر ایک ٹیچر ہے تو اس کا جواب منسٹر صاحب سے پوچھنا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی! جو ایس این ایز کا پراسیس ہے وہ کافی حد تک تیز ہو گیا ہے، پہلے کی نسبت کیونکہ میرے خیال میں میں نے جو پچھلے دنوں پتہ کیا ہے، کوئی ساڑھے چھ سو کے قریب جو ایس این ایز تھیں وہ سکولوں کی Approve ہو گئی ہیں اور پراسیس کافی تیز کر دیا گیا ہے اور جو یہ کہہ رہی ہیں کہ آسامیاں خالی ہیں، وہ اس سے شاید جواب کا پتہ نہیں کب کا ہے لیکن وہ Fill ہو گئی ہیں این ٹی ایس کے ذریعے، وہ آسامیاں Fill ہو گئی ہیں اور جیسے پہلے یہ تھا کہ سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ لیکن ابھی ہم یہ کر رہے ہیں کہ جیسے ہی کوئی ریٹائرڈ ہو جاتا ہے اور جیسے ہی اگر کوئی Vacancy ہو تو ہم کوشش کریں گے کہ اس کو تین مہینے کے اندر اندر ہی ایڈورٹائزڈ کر کے Fill کر لیں۔ ابھی ہم نے شاید کوئی مہینہ پہلے کوئی 10 ہزار کے قریب مزید ہائرنگ کی ہے اور بجٹ کے بعد ہمارا پلان ہے، کوئی 12 ہزار، ان شاء اللہ 10 سے 12 ہزار ہم مزید Vacancies create کر کے جولائی میں اس کو ایڈورٹائزڈ کریں گے تو 10 ہزار ہو گئے ہیں اور تقریباً 12 ہزار جولائی میں ان شاء اللہ مزید ہو جائینگے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو! نیکسٹ کوئسچن ثوبیہ،اوکے،صاحبزادہ ثناءاللہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه میډم سپیکر! که دا مائیک آن شی نو مهربانی به وی، زما په دې حواله، زه دومره خبره کوم جی، دا اوس چې کوم این ټی ایس اوشو، لکه دې سره Related دا ده چې پوسټونه خالی دی په سکولونو کښې، دا اوس چې کوم این ټی ایس اوشو نو د پالیسئ مطابق دوئ چې کوم دغه ایښودی وو نو 40 پرسنټ مارکس چې چا اخستی وو نو هغوی کوالیفائی کړو او په هغه سکولونو کښې هغه بهرتیانې اوشوے، ما مخکښې هم منسټر صاحب ته ریکویسټ کړې وو، سیکرټری صاحب ته مو هم کړې وو چې زمونږ د دیر تورغر کوهستان کښې ډیر سکولونه داسې دی چې هغه لا تا حال اوسه پورې خالی دی۔ ځکه چې این ټی ایس مارکس 40 پرسنټ چې کوم دوئ شرح مقرر کړې ده نو هغه که دوئ مهربانی اوکړی او په دیر کښې چې کوم ټیسټونه شوی وو که دا 33 پرسنټ ته راشی نو په دیکښې به دا اوشی چې زمونږ سکولونه به ډک شی، لکه لوکل یونین کونسلو کښې خلق دی هغه کوالیفائی نه کړې شو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی دا یو څو ضلعو نه دا ایشوز راروان دی، Mostly خو نشته، ځکه چې خلقو د چالیس پرسنټ په ځائې ډیر زیات ساټھ،ستر، اسی پرسنټ مارکس اخلی نو مونږ یو 'مینیمم لمټ' ایښودې وو چې د چالیس پرسنټ نه کم وی نو هغه مونږ نه Accept کوؤ خو بهرحال د دوئ دا کومه ایشو چې ده، زما په خیال د دیر خوراته پته نشته دے، بنه قابلان خلق دی، پته نشته چې ولې په چالیس پرسنټ کښې نه دی راغلی خو بهرحال او به ئے گورو، یو دوه درې ضلعو نه دا شکایت راغلی دی چې هلته ئے پاس کړی نه دی۔ چالیس پرسنټ 'مینیمم' دی، هغه ئے پاس کړی نه دی نو په هغې باندې ان شاء الله و تعالیٰ دغه به اوکړو، څه Criteria به ورته را لاندې کړو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو عاطف خان! تھینک یو،اعزازالملک صاحب!

جناب اعزازالملک: دیکښې جی، دا صاحبزاده ثناء الله صاحب چې کومه خبره اوکړه، خبره د شهری علاقو او د دیهاتی علاقو ده، بیا آبادی هم د شهری په

مقابله کښې د دیهاتو زیاته ده، مشکلات هم هلته سیوا وی، تعلیمی پسماندګی هم هلته کښې سیوا ده، پبلک سکولونه او ادارې هم نه وی، چې سرکاری نه وی چې په هغې کښې خلق سبق اووائی نو ظاهره خبره ده چې هغه معیار به هم د هغې ښه وی نو لوکل سطح باندې که فرض کړه که دا تینتیس پرسنټ هسې هم پاسنګ مارکس دی که دا راکوز نشی نو د لرې ځایونو نه به تعینات کیږی خو بیا به د ډیوټیانو مسئله وی نو خپل خلق که هر څنګه وی که لږ کمزوری هم وی خو بهرکیف هغه حاضری به یقینی شی او پرائمری سکولونه هم دی، په آسانه پړهاؤولې هم شی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان خو اووئیل چې He look into the matter. Straightaway خو په فلور جواب نشی درکولې، نیکسټ کوئسچن، جی ثوبیه بی بی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو محترمہ سپیکر!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: 4910۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! ما خو پهلا په دې Satisfied کړئ کنه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: دا د دې Answer چې دې دا پرون راغلې دے نو I don't know چې منسټر صاحب څنګه وائی چې دا ټول ډک شوی دی، این ټی ایس کښې راغلی دی، دا Answer ستاسو محکمې غلط انفارمیشن اسمبلئ ته ورکړی دی نو د دې ایوان خو زما خیال دے چې تقدس او دا هم یو غلطه خبره ده چې په فلور باندې مونږ ته غلط Answer راکړې شی چې په دیکښې 625 چې کوم دی، آسامیاں خالی ہیں، بیا دا پیپر دروغ وائی که دا کوئسچن او که نه منسټر صاحب رښتیا وائی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نو دا به زه کنفرم کړم خو بس تاسو سزا اووایئ چې څه سزا ورله ورکړو چې چا غلطه کړې ده، هغه شان به اوکړو۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: منسٹر صاحب! دا خو یوه غټه ایشو ده چې مونږ کوئسچن او کړو، مونږ ته پورهډیټیل نه را کوی، مونږ ته Answer غلط را کوی او دا د دې ایوان مذاق اوړاویږی هر ټائم نو د دې خو Simple دا چې تا سو د ایجوکیشن والا کمیټی د پرې جوړه شی چې ولې دا دومره سیریس نه اخلی دا مسائل۔

Madam Deputy Speaker: Atif Khan will look into the matter please cheak.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نو بس ما خو دوئ ته اووئیل که معاف کوی ئے هم د دوئ خوښه ده او که نه ئے معاف کوی او وائی چې سزا ورکړئ نو سزا به ورکړو۔

Madam Deputy Speaker: Next Question Sobia Bibi. Your next Question 4910 checked.

محترمہ ثوبیہ شاہد: کمیټی ته، میڈم کمیٹی کو بھیج دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ بی بی! آپ خود اپنا مائنڈ استعمال کریں ان لوگوں کی نہ سنیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں اپنا مائنڈ استعمال کر رہی ہوں میڈم!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی آپ ڈکٹیشن نہ لیں، یہاں سے ڈکٹیشن نہ لیں، آپ خود سوچیں، عاطف صاحب نے آپ کو کہہ دیا ہے کہ میں چیک کر لونگا، اگر غلطی ہوئی، May be you never know کہ کہاں پر غلطی ہے، ابھی سٹیج کا بھی نہیں پتہ، جب سٹیج کا پتہ چل جائیگا کہ کس سٹیج پر غلطی ہے، بالکل آپ کو بلالیں گے ان شاء اللہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میډم نو دا خبره به دوباره په دې فلور باندې څنګه ډسکس کیږی او تاسو به بیا مونږ له دا فلور څنګه را کوئ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: په دې فلور داسې، زه به تا ته په پوائنټ آف آرډر باندې ټائم درکړم که دیکښې غلطی وی، I promised that. Okay, next Question ته خو اوس۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میډم! دا Promise به، I think داسې خو ډیرې خبرې راغلی دی۔

Madam Deputy Speaker: What do you want, what do you want?

محترمہ ثوبیہ شاہد: زما کوئسچن دوبارہ راځی هم نه، داسې چې بیا به راشي۔
Madam Deputy Speaker: Okay, what do you want?

محترمہ ثوبیہ شاہد: کمیټۍ ته د کوئسچن لاړ شي۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف خان! لاړ د شي که نه؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: لاړ د شي جي۔

(قہقہے)

Madam Deputy Speaker: Okay, I really don't know today they will be waiting for one year. Next.
Is it the desire of the گورنمنټ کښې به دا جوابونه د کمیټۍ نه راځی ده ته۔ House that the Question No. 4909, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned. مبارک شئ Next one Sobia Bibi.

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! حکومت صوبے۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Number please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو۔ میڈم! 4910۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 4910 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت صوبہ بھر کی طالبات کو ماہانہ وظیفہ فراہم کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 14-2013 میں کن کن اضلاع میں وظائف دیئے گئے ہیں، نیز اس مد میں ماہانہ کتنی رقم خرچ کی جارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، حکومت صوبہ بھر کی کلاس ششم سے کلاس دہم تک کی سرکاری سکولوں کی ان طالبات کو، جن کی سالانہ حاضری 80 فیصد ہو، کو دوسو روپے

ماہانہ شرح کے حساب سے وظیفہ فراہم کر رہی ہے جو کہ ہر چھ ماہ بعد بارہ سو روپے کی دو اقساط میں منی آرڈر کے ذریعے ادا کیا جاتا ہے۔

(ب) مالی سال 14-2013 میں ضلع کوہستان اور تورغر کے علاوہ تمام اضلاع کی کل 43 لاکھ 6 ہزار 670 اہل طالبات کو مذکورہ بالا وظیفہ فراہم کیا گیا جس پر مذکورہ مالی سال کے دوران 1054.167 ملین روپے خرچ کئے گئے جبکہ ضلع تورغر میں "نوی سحر پروگرام" کے تحت پرائمری سطح کی طالبات کو ماہانہ پندرہ سو روپے اور سیکنڈری سطح کی طالبات کو دو ہزار ماہانہ اور ضلع کوہستان سیکنڈری سطح کی طالبات کو دو ہزار روپے ماہانہ وظیفہ فراہم کیا جارہا ہے جس پر مالی سال 14-2013 کے دوران 15.99 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: میڈم! حکومت صوبے بھر کی طالبات کو ماہانہ وظیفہ فراہم کرتی ہے اور یہ بتایا ہوا ہے کہ تمام اضلاع میں دو سو روپے جو بچہ 80 پرسنٹ مارکس لیتا ہے تو اس کو دیئے جاتے ہیں اور دو قسطوں میں۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں نہیں، مارکس کا نہیں ہے، جن کی سالانہ حاضری۔۔۔۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: نہیں، حاضری؟ سوری، حاضری ہے تو اس کو اسی حساب سے دو سو روپے دیتے ہیں اور بتایا ہے میڈم اس میں تورغر کو پندرہ سو اور کوہستان کو دو ہزار تو اتنا زیادہ Difference کیوں ہے کیونکہ جو غریب ہے تو وہ تو ادھر بھی غریب ہے تو ان کے اتنے ہی اخراجات ادھر بھی ہیں، اتنا Difference کیوں رکھا گیا ہے؟ اور میڈم! میں نے اس میں کہا ہے کہ تفصیل فراہم کی جائے، جس کی وجہ سے مجھے اتنا ہی سوال ملا ہے، یہ چند الفاظ کا جواب ملا، اس کی کوئی ڈیٹیل اس کے ساتھ نہیں ہے کہ میں اس کو Prove کروں کہ یہ تورغر میں یہ پیسے کس نے لئے؟ بچے نے لئے ہیں یا استاد نے لئے ہیں یا ادھر کے کسی ملک نے لئے ہیں، اس کا کوئی ثبوت ہے؟ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ تفصیل مجھے دیں کہ یہ پیسے کون لے رہا ہے؟

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: عاطف خان! جی۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: میڈم! یہ سوال آپ پڑھ لیں، سوال میں لکھا ہوا ہے کہ کن کن اضلاع میں وظائف دیئے گئے ہیں، اس مد میں ماہانہ کتنی رقم خرچ کی جارہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے تو وہ اضلاع کے

نام دے دیئے ہیں اور یہ کہہ رہی ہے کہ ڈسٹرکٹ میں فرق کیوں ہے؟ یہ Basically جن میں فیمیل ایجوکیشن بہت کم ہے، ان کو Encourage کرنے کیلئے مطلب 15 سو، 2 ہزار یہ تورغر اور دوسری جگہ جو ہے کوہستان، ان علاقوں میں جہاں پر فیمیل ایجوکیشن بہت کم ہے، ان کو Encourage کرنے کیلئے، ان کو Incentive دینے کیلئے تو یہی فرق ہے، باقی اگر آپ کو پشاور کا اور ایبٹ آباد کا فرق نظر نہیں آتا یا کوہستان کا، فرق یہی ہے اور باقی ڈیٹیلز جو انہوں نے مانگی ہے وہ ان کو دی گئی ہے تو یہ تو بچیوں کو ہی ملتا ہے، کسی ملک اور۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی، ہاں یہ As for as the Question is concerned، اس میں صاف لکھا ہے کہ اثبات میں ہو تو سال 14-2013 میں کن کن اضلاع میں وظائف دیئے گئے ہیں، نمبر ون اضلاع، نمبر ٹو اس مد میں ماہانہ کتنی رقم خرچ کی جارہی ہے یعنی تفصیل، اوکے اس کا جواب تو یہ ٹھیک ہے، Anyway آمنہ بی بی۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: شکریہ میڈم سپیکر! پوچھنے کا مقصد جو ہے، ضمنی سوال پوچھنا چاہو نگی کہ 15 سو اور 2 ہزار روپے جو ضلع کوہستان اور تورغر میں بالترتیب دیئے جارہے ہیں، کیا ان سے کوئی فرق بھی پڑا ہے؟ کیونکہ ہمارے علم میں ہونا بہت ضروری ہے اگر گورنمنٹ اتنے اخراجات کر رہی ہے اور دے رہی ہے فنڈ، تو کیا وہ فنڈ وہاں پر Utilize بھی ہو رہا ہے، اگر Suppose نہیں ہو رہا ہے تو وہ کہاں جارہا ہے؟ تو اس کیلئے مجھے لگتا ہے کہ ایک اور کوسچن لانا پڑے گا لیکن بہرحال اگر آپ جواب دے سکیں تو۔۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Aamna Bibi, I was going to say that.
کہ اس کیلئے آپ نے خود ہی جواب دے دیا، اس کیلئے دوسرا کوسچن لانا پڑے گا۔ تھینک یو ویری مچ (قہقہہ) اوکے، نیکسٹ کوسچن سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: میڈم سپیکر! میں مطمئن نہیں ہوں اس جواب سے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: You are not satisfied, okay Atif khan.

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: تو میں کیا کروں؟ میڈم یہ بتادینا چاہیئے ان کو۔

(قہقہے)

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Just one minute.

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم! کمیٹی کو یہ کوئسچن بھی چلا جائے تو زیادہ بہتر ہے، کیونکہ اس میں Difference بھی زیادہ ہے، تفصیل بھی نہیں دی گئی، اسی طرح ہے کہ جو دوسرا کوئسچن تھا اور پتہ بھی چلے کہ پیسے کہاں جا رہے ہیں تا کہ ہم اس کو ڈیٹیل ـــــ

Madam Deputy Speaker: Look now, Sobia please, I have to be neutral now, I have to be neutral.

جہاں تک آپ کا کوئسچن ہے، اس کا جواب دیا گیا ہے، اب آپ کہیں کہ جیسا آمنہ بی بی کہہ رہی ہیں کہ اس کا Affect ہو رہا ہے کہ نہیں، وہ یہ دیکھیں گے تب بتائیں گے، اس وقت نہیں بتا سکتے، پھر آپ کہتی ہیں کہ تفصیل اس کی یہ ہے، آپ نے پیسے مانگے ہیں، پیسوں کا جواب دیا ہے۔ آپ کا اب الگ کوئسچن کہ یہ پیسے کہاں جا رہے ہیں، وہ یہ ڈیپارٹمنٹ معلوم کرے گا اور آپ کو بتا دے گا کہ پیسے کہاں جا رہے ہیں تو I don't think کہ اس I don't know, I have to play neutral, okay, next Question. جی نلوٹھا صاحب! نیکسٹ کوئسچن آپ کا ہے، (مداخلت) نلوٹھا صاحب کا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! آپ کے ہم سب، آپ ہماری کسٹوڈین ہیں ماشاء اللہ اور ہم کوئی سوال لاتے ہیں تو ہم توقع رکھتے ہیں کہ سپیکر ہمارا تحفظ کرے گی ـــــ

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل Hundred percent نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ابھی یہ نہیں، میں ان کی بات کرتا ہوں، ثوبیہ شاہد صاحبہ کا ذہن مطلب کوئی کلیئر نہیں ہے کہ جو پیسے دیئے گئے ہیں ـــــ

محترمہ ڈپٹی سپیکر: وہ کہاں چلے گئے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو اس کیلئے اگر آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تو کوئی حرج نہیں ہے، منسٹر صاحب بھی اس کے ساتھ Agree کرنا چاہتے ہیں ـــــ

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بھیجنا چاہتے ہیں تو Hundred and one times بھیج دیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب بھی Agree کرتے ہیں اور سپیکر صاحبہ! آپ کا Agree نہ ہونا ہمارے لئے بالکل، ہم ـــــ

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، بالکل میں کہتی ہوں Hundred and one percent, what I am saying کہ آپ کے Question delay ہوں گے، پلیز یہ Important question ہے، یہ ڈیپارٹمنٹ کو کام کرنے دیں کہ یہ پیسے کہاں جارہے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! یہ جو سٹینڈنگ کمیٹیاں بنی ہیں، یہ بالکل فارغ بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، چلیں فارغ بیٹھے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کوئی کام نہیں ہے ان کا، اس کو بزنس دیں تاکہ یہ کام کریں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: کیا مجھے سمجھ نہیں آیا، آپ کیا کہہ رہے ہیں، کیا کہنا چاہتے ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ کمیٹی میں بھیج دیں کہ یہ پیسے کوئی کھا تو نہیں رہا، یہ پیسے غریب کے پاس جارہے ہیں کہ امیر کے پاس جارہے ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، اگر ان سے ان کی Satisfaction ہوتی ہے تو کمیٹی کو بھیج دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بالکل جائیں، کمیٹی میں جائے، اوکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب! بڑی مہربانی۔

Madam Deputy Speaker: Question No. 4910, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee honestly? Nalotah Sahib, honest. God above me, I am playing neutral.

میں کہتی ہوں کہ ان کے جواب جلدی آئیں، آپ یہ جو کام کررہے ہیں نا، آپ کے جواب سال کے بعد آئیں گے، اوکے نیکسٹ کوسچن۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ ہمارا خیال رکھتی ہیں لیکن جو ایک ممبر سوال لاتا ہے، اس کو مطمئن کرنا بھی ضروری ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ کا کوسچن نمبر ہے 4842۔

* 4842 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی ماڈل سکول، یونیورسٹی آف پشاور کے ماتحت کام کر رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یونیورسٹی ماڈل سکول، یونیورسٹی آف پشاور کی خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) یونیورسٹی ماڈل سکول، یونیورسٹی آف پشاور Engaged Graduate Teachers کی کل تعداد کتنی ہے، تمام اساتذہ کی تعلیمی قابلیت، مدت ملازمت اور تنخواہ کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) Engaged Graduate Teachers بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ ہیں جو کہ سکول ہذا میں عرصہ دراز سے تعینات ہیں، کیا حکومت ان اساتذہ کو مذکورہ سکول کی آسامیوں پر مستقل طور پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات)</u>: (الف) یہ درست ہے کہ یونیورسٹی ماڈل سکول، یونیورسٹی آف پشاور کے ماتحت کام کر رہا ہے۔

(ب) یونیورسٹی ماڈل سکول، یونیورسٹی آف پشاور میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1	ایڈیشنل سینیئر مسٹریس	بی پی ایس 19	1
2	مسٹریس	بی پی ایس 18	1
3	اسسٹنٹ مسٹریس	بی پی ایس 17	4
4	ٹرینڈ گریجویٹ ٹیچر	بی پی ایس 16	13

(i) یہ قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا آسامیوں میں سے ٹرینڈ گریجویٹ ٹیچر بی پی ایس 16 کی بھرتی کیلئے اخبارات میں اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے، جب کہ باقیماندہ آسامیاں جن میں ایڈیشنل سینیئر مسٹریس بی پی ایس 19، مسٹریس بی پی ایس 18، اسسٹنٹ مسٹریس بی پی ایس 17 شامل ہیں پر سکول ہذا کے اساتذہ میں سے پروموشن کے ذریعے تعیناتی کی جاتی ہے، علاوہ ازیں پشاور یونیورسٹی کے مروجہ قوانین کے مطابق جامعہ کے سکول ایویلویشن کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں موزوں امیدواروں کو ان آسامیوں پر تعیناتی کیلئے جامعہ کی مجاز اتھارٹی کے سامنے رکھا جاتا ہے۔

(ii) یونیورسٹی ماڈل سکول، یونیورسٹی آف پشاور میں کوئی Engaged Graduate Teachers نہیں ہے تاہم 13 اساتذہ جو سکول کے پرائیویٹ فنڈ سے سال 2010-2009 میں سکول کے پرنسپل نے اپنے صوابدید پر لئے تھے جن کو یونیورسٹی ایکٹ 2012 (ترمیم شدہ) کی شق (3) 38 اور سنڈیکٹ کے فیصلے کی روشنی میں اپریل 2016 سے کنٹریکٹ ختم ہونے پر مزید توسیع نہیں دی گئی، فی الوقت یونیورسٹی ماڈل سکول میں کوئی Engaged Graduate Teachers نہیں ہے۔ مذکورہ فیصلے کے خلاف پرائیویٹ فنڈ سٹاف نے پشاور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن جمع کی، جسے عدالت عالیہ نے خارج کر دیا ہے۔

(iii) سابقہ Engaged Graduate Teachers کو خیبر پختونخوا یونیورسٹی ایکٹ 2012 (ترمیم شدہ) کی شق (3) 38 اور سنڈیکٹ کے فیصلے کی روشنی میں 2016-3-31 کے بعد کنٹریکٹ میں مزید توسیع نہیں دی گئی۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحبہ! میں نے پوچھا ہے منسٹر صاحب سے کہ اگر (الف) کا جواب ہاں میں ہو، اثبات میں ہو تو یونیورسٹی ماڈل سکول، یونیورسٹی آف پشاور کی خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے تو انہوں نے جو تفصیل مجھے فراہم کی ہے، اس میں بی پی ایس 19 کی ایک آسامی خالی ہے، بی پی ایس 18 کی ایک خالی ہے، بی پی ایس 17 کی 4 خالی ہیں اور Engage ٹرینڈ گریجویٹ ٹیچرز بی پی ایس 16 کی 13 آسامیاں خالی ہیں، میں ایک تو منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ یہ آسامیاں کب سے خالی ہیں، کتنا عرصہ ہو گیا ان آسامیوں کے خالی ہونے کے بعد ابھی تک پر نہیں ہو سکی ہیں، اگر پر نہیں کی گئیں تو اس میں تاخیر کیوں برتی جارہی ہے، کیا اس سے طلباء جو سکول میں زیر تعلیم ہیں تو ان کی تعلیم متاثر نہیں ہو رہی ہے؟۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی، مشتاق خان!

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> اور دوسرا میرا ان سے یہ کوئسچن ہے، میں نے اسی کوئسچن میں یہ بات پوچھی ہے کہ Engaged Graduate Teachers بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ ہیں جو کہ سکول ہذا میں عرصہ دراز سے تعینات ہیں، کیا حکومت نے ان اساتذہ کو مذکورہ سکولوں کی آسامیوں پر مستقل طور پر بھرتی کرنے کا ارداہ رکھتی ہے؟ میں نے یہ سوال پوچھا ہے اور جواب مجھے یہ دیا گیا ہے کہ سابق Engaged Graduate Teachers کو خیبر پختونخوا یونیورسٹی ایکٹ 2012 ترمیم شدہ کی شق (3) 38 اور

سینڈیکیٹ کے فیصلے کی روشنی میں 2016-3-31 کے بعد کنٹریکٹ میں مزید توسیع نہیں دی جائے گی۔ میں نے کنٹریکٹ کا نہیں پوچھا ہے۔ سپیکر صاحبہ! میں نے کنٹریکٹ کا نہیں پوچھا ہے کہ آپ ان کو مزید توسیع دیں گے یا نہیں دیں گے، میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا ان خالی آسامیوں پر جو کوالیفائیڈ ٹیچر ہیں، ان کو مستقل طور پر حکومت بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ مجھے انہوں نے جواب دیا ہے کہ کنٹریکٹ میں توسیع نہیں دی جائیگی، میں نے کنٹریکٹ کا نہیں پوچھا ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> جی، مشتاق غنی صاحب۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> جی میرا ابھی ایک ضمنی سوال ہے۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Aamna Bibi, okay, let her ask them

ضمنی سوال ہے۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> جی جی، شکریہ میڈم سپیکر! سکولز میں ہوتا یوں ہے کہ میں خود ایک استانی ہوں اور تھوڑا سکول اور کالج سے واقفیت ہے تعلیمی سسٹم سے۔ اب یہ اتنے ساروں کو جو بتائی گئی ہیں آسامیاں، ان کی وجہ سے بچے کتنا Suffer کر رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ ٹیچرز جو Already پڑھا رہے تھے اور ان کے بچوں کے ساتھ ایک Chemistry match ہو جاتی ہے، ایک ان کے ساتھ بچے Easy feel کرنے لگتے ہیں، پھر ان کا کنٹریکٹ کینسل ہو جاتا ہے اور ان کو مزید توسیع دی جاتی، جب آپ نے پہلی بار ان کو رکھا ہوتا ہے تو پھر دوسری بار ان کو رکھنے میں کیا قباحت ہے، انہی ٹیچرز کو آپ آگے کیوں نہیں Sustained کرتے، ان کو آگے کیوں نہیں لے کر جاتے؟ یہ ان ٹیچرز کی طرف سے ایک وہ ہے شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> مشتاق غنی صاحب!

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات:</u> تھینک یو میڈم سپیکر! جو نلوٹھا صاحب کا کوسچن تھا، اس پر Vacant position کتنی ہے؟ تو اس میں 13 جو تھیں وہ 16 گریڈ کی اور باقی 19 ,18 ,17 کی، ایک ایک، دو دو ہیں جو کہ By promotion ہوتی ہیں، اس کیلئے انہوں نے پورا، اس کے اندر ایک طریقہ کار یونیورسٹی کے اپنے سنڈیکٹ کا چونکہ Autonomous bodies ہوتی ہیں اور وہ اپنے ایک طریقہ کار کے تحت کرتے ہیں، یہ جو دوسری بات کہ 13 پوزیشن کیوں اتنی Vacant ہیں اور ابھی تک یہ کیوں Appoint نہیں ہوئے؟ تو یہاں پر کوئی 2010 میں پیپلز فنڈ جسے کہتے ہیں، اس سے پرنسپل نے اپنی

صوابدید کے اوپر لوگ Engaged کئے ہوئے تھے وہ اب بھی یہ قانون ہے، ہمارے کالجز میں بھی کہ جب تک پبلک سروس کمیشن سے یا Through adhoc lecturer جو ہم پراسیس کرتے ہیں وہ ہم نہ دے سکے تو وہ پیپلز فنڈ سے اوپن مارکیٹ سے ٹیچرز کو Engaged کر سکتے ہیں تو انہوں نے اس وقت 13 ٹیچرز Engaged کئے ہوئے تھے اور پھر بعد میں یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے فیصلہ کیا 2012 میں کہ ان کا جو کنٹریکٹ ہے وہ پورا ہو جائے تو ان کو توسیع نہیں دینی، توسیع نہ دینے کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے ہمارے کالجوں میں بھی اور یونیورسٹیوں میں بھی کہ یہ Temporary لوگ اپوائنٹ کئے جاتے ہیں کہ کلاسز ضائع نہ ہوں اور اتنا انتظار کرنا پڑتا ہے پبلک سروس کمیشن کا یا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی ایڈہاک کی پالیسی جب آتی ہے تو یہ جو لوگ ہوتے ہیں یہ کسی ٹیسٹ یا پراسیس سے گزر کے نہیں آئے ہوتے لیکن ابھی ہم جب ایڈہاک کرتے ہیں کالجز میں پیپلز فنڈ سے لوگ لگے ہوتے ہیں لیکن ایڈہاک جو ہے وہ تھرو ایٹا ٹیسٹ آتے ہیں اور جب کوئی ایٹا ٹیسٹ پر آئے تو اس کو ریگولرائز بھی کیا جا سکتا ہے اگر اسمبلی چاہے تو، لیکن جو کسی ٹیسٹ کے بغیر جیسے پیپلز فنڈ میں سے آجاتے ہیں تو ان کو ریگولرائز یہ اسمبلی کے پاس نہیں آسکتا وہ کیس کیونکہ وہ کالج سے یا یونیورسٹی سے ڈائریکٹ ان کا تعلق ہوتا ہے تو اس پالیسی کے تحت یونیورسٹی نے ان 13 لوگوں کا جب کنٹریکٹ پورا ہوا تو ان کو یونیورسٹی سے فارغ کر دیا جس کے بعد وہ کورٹ میں چلے گئے اور Litigation میں وہ چیز ہو گئی اور ابھی کورٹ نے بھی یونیورسٹی کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے تو اب وہ اپنا پراسیس کر کے اس کو ایڈورٹائز کر کے یہ 13 لوگ اپوائنٹ کر لیں گے اور یہ Remaining جو انکی خالی پوسٹیں ہیں 18 کی اور 19 کی وہ ان کا اپنا پروسیجر ہوتا ہے یونیورسٹی کا، اس کے اوپر سنیارٹی کے بنیاد پر وہ ان کو Fill کر لیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحبہ! میں نے یہ پوچھا تھا، منسٹر صاحب شاید میری بات سمجھ نہیں سکے ہیں کہ کتنے عرصے سے یہ 19 پوسٹیں جو ہیں وہ خالی چلی آرہی ہیں اور اس میں کیوں تاخیر برتی گئی ہے اور ابھی بھی میں، یقیناً میں نہیں سمجھتا کہ یہ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ ہم ایڈورٹائز کریں گے پوسٹیں اور پھر یہ جلد از جلد اس کے اوپر ان لوگوں کو بھرتی کریں گے، سپیکر صاحبہ! آپ دیکھیں کہ ایک یونیورسٹی ماڈل سکول ہے، یونیورسٹی میں 19 ٹیچرز نہیں ہیں وہاں پر، ایک دو کی بات میں نہیں کر رہا، 19 ٹیچرز نہیں ہیں، 19 ٹیچرز

نہیں ہیں اور وہ کس طرح اس ادارے کو چلایا جارہا ہے اور ان بچوں کی کیا حالت ہوگی وہ کیا پڑھیں گے، ان کا کتنا وقت ضائع ہوا ہے، کیوں ضائع ہورہا ہے، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اور ابھی منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جی اس کے اوپر، یہ اس طرح کیا جائے گا تو میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ میرا کوئسچن جو ہے یہ کمیٹی کو ریفر کیا جائے، اس میں منسٹر صاحب بھی بیٹھیں گے اور ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھے گا اور یہ جو لاپرواہی بھرتی گئی ہے اس کا وہاں پر جو سوال وجواب ہوگا۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Sahibzada Sahib! You please go to your seat. Ji Mushtaq Ghani Sahib.

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: کمیٹی، بس وہ کہہ رہے ہیں کہ کمیٹی میں جائے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: محترمہ سپیکر صاحبہ! میری بھی ایک وہ ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی معراج بی بی!

محترمہ معراج ہمایون خان: یہ ریکویسٹ بھی ہے اور میری منسٹر صاحب سے بات بھی ہوئی ہے، میں پھر ٹیچنگ اسسٹنٹس کا، منسٹر صاحب کی Attention میں اس کی طرف Draw کرنا چاہتی ہوں جی آپ کے توسط سے، ٹیچنگ اسسٹنٹس کا معاملہ پچھلے تین سال سے پڑا ہوا ہے اور یہی ان کو اب بتایا جارہا ہے، Exactly یہی ہے کہ ہمارے پاس ہیں خالی پوسٹیں، ضرورت ہے ڈیپارٹمنٹ کو، کالجز دور دراز کہ جہاں پر ان لوگوں نے Serve کیا دو دو سال اور وہ ابھی تک خالی، ادھر جگہ نہیں ہے، 11 سو سے زیادہ Vacancies ہیں انکے پاس اور یہ ٹیچنگ اسسٹنٹس۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی ته دا تو له پته ده، جی مشتاق غنی صاحب!

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم! مشتاق غنی صاحب Promise کرلیں کہ میں وزیراعلیٰ صاحب سے ڈسکس کرونگا، وزیراعلیٰ صاحب نے کل بھی مجھے کہا تھا کہ وہ ڈسکس کرونگا، وزیراعلیٰ صاحب ہیں نہیں، اب اسمبلی کے ہمارے تین چار دن رہ گئے ہیں اور اگر اس بار بجٹ سے پہلے یہ لوگ Adjust نہیں ہوئے تو بیچاروں کا سارا کیریئر تباہ و برباد ہو جائے گا، Compassionate grounds پر جلدی سے

Decision لینا چاہیئے، منسٹر صاحب خود Decision لے لیں، ساری اسمبلی ان کو Favour کر رہی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: میڈم! آپ کو کسی بھی منسٹر کی Limitation کا علم ہے؟ کئی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جس پر، جیسے Money bill اور اس پر Finances involve ہو، ہم جب تک گورنمنٹ سے اس کی اجازت نہ لیں ہم یہاں پر اس کو سپورٹ نہیں کر سکتے اور میں نے یہ میڈم کو بھی Satisfy کیا ہے اور ٹیچنگ اسسٹنٹس جتنے بھی ہیں ان سب کو، اس پر دو رائے نہیں ہیں، وزیر اعلیٰ نے خود اس کو Agree کیا ہوا ہے اور ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ یہ ریگولرائز ہو جائیں، میں نے میڈم سے یہی کہا تھا کہ سی ایم بیجنگ سے واپس آجائیں، میں ان سے Permission لے کے اسی سیشن کے اندر کوشش کرتے ہیں کہ ان کو ریگولرائز کر لیں لیکن جب تک وزیر اعلیٰ سے میں Permission نہیں لیتا یا کیبنٹ مجھے Allow نہیں کرتی میں اس کو یہاں سپورٹ تب تک As per law نہیں کر سکتا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی معراج بی بی!

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم! سارے ممبران ایک طرف کہ اسمبلی کا مقصد کیا ہوا؟ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یہ Highest most وہ ہے ہاؤس ہے اور یہاں پر جو فیصلہ ہو جاتا ہے یا وہ ہوتا ہے تو وہ لاگو ہوتا ہے سب پر، سارے ممبران Including آپ، Including Speaker Sahib سارے کہہ رہے ہیں کہ یہ ہو جائے مسئلہ حل، یہ ہو جائے، بس اس کو Through کر دو اور ایک منسٹر صاحب ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں سی ایم صاحب کی اجازت کے بغیر نہیں کرونگا تو What is this House for سٹینڈنگ کمیٹی نے کیا ہے، فیصلہ انہوں نے کر لیا ہے کہ پھر ڈسکشنز اس پر ہو گئی ہے اور ابھی تک ہم اٹک گئے ہیں تو What have we for? ہم کیوں ہیں پھر؟ ہمارا کیا Weight ہے، Value ہماری کیا ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: Rules amend کر لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ہمیں وزیر اعلیٰ والے اختیارات منسٹروں کو دے دیں تو پھر ہم تو ہر چیز کر سکتے ہیں لیکن دیکھیں جہاں پہ پیسہ

Involve ہوتا ہے وہاں کوئی اس کے الگ قواعد وضوابط ہیں اور یہاں کوئی بھی منسٹر کھڑا ہو کے نہیں کہہ سکتا کہ میں اس کو 40 کروڑ روپیہ دے دوں گا، Because کسی منسٹر کے اختیار میں یہ چیز نہیں ہے اور اگر ہم یہ چیز کریں گے تو Through cabinet ہم موؤ کر کے چیز لائیں گے، Proper permission لینگے، ڈیپارٹمنٹ کی Permission ہوتی ہے، فنانس کو On board لیا جاتا ہے اور یہ ایک Procedure ہے، This procedure of the rule of business بھی یہی ہے، میڈم! آپ امینڈمنٹ لے آئیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں اور میں جب کہہ رہا ہوں اس پہ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کنفیوژن کیوں کچھ لوگ پیدا کر رہے ہیں؟ یہ Message convey کیا جا رہا ہے کہ جیسے ہماری گورنمنٹ ٹیچنگ اسسٹنٹس کو ریگولرائز نہیں کرنا چاہتی جب کہ میں فلور پہ کہہ رہا ہوں کہ ہم، وزیر اعلیٰ، سارے لوگ ریگولرائز کرنا چاہتے ہیں، ہوا یہ کہ یہ جب اسمبلی میں آئیں، یہ چیز میڈم نے ہی لائی تھی تو سی ایم صاحب نے یہ کہا تھا کہ اور بھی ڈیپارٹمنٹس کے لوگ ہیں جن کو ہم ریگولرائز کرنا چاہتے ہیں تو ایک Go میں سب کو ریگولرائز کر لیتے ہیں ورنہ ایک ایک کو کریں گے تو دوسرے سمجھیں گے کہ شاید ہمیں نہیں کیا جا رہا تو بہر کیف انہوں نے انکار نہیں کیا، نہ میں انکار کر رہا ہوں، ہم سب سپورٹ کر رہے ہیں، میں نے اس ایوان کے اوپر، میں انہیں سپورٹ نہ کرتا تو یہ Admit ہی نہیں ہو سکتا تھا، میں نے تو اس وقت بھی سپورٹ کیا تھا اس کو اور اب بھی کر رہا ہوں، صرف وزیر اعلیٰ صاحب کی اور کیبنٹ کی Permission چاہئیے، وہ جب ہو جائے، اگلے دو چار دنوں میں ہم اس کو لے آئینگے ان شاءاللہ After the permission اور ہم اس کو Sport کریں گے اور ہم ان کو ریگولرائز کریں گے اور ہمیں ان کی ضرورت ہے اور ہم ان کو ایک Transparent طریقے سے ریکروٹ کر کے لائے ہیں، ہم سفارش پہ نہیں لائے، یہ Through ETEA test آئے ہیں، اپنی اہلیت کی بنیاد پر آئے ہیں اور یہ بہترین کام کر رہے ہیں اور یہاں تک کہ یہ ہمارے بی ایس پروگرام میں بھی یہ ٹیچرز جو ہیں وہ پڑھا رہے ہیں، So they are very competent people انہیں کوئی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ہم ان کو ضرور ریگولرائز کریں گے ان شاءاللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو مشتاق غنی صاحب! اچھا یہ آئٹم نمبر 15 جو ہے، یہ مفتی جانان صاحب اور ثوبیہ کا Combine تھا، لیکن اس میں Under rule 48 وہ جو تھا تو بزنس کو ڈسکس کرنا تھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: محترمہ سپیکر صاحبہ! میرے کوئسچن کو کمیٹی میں بھیج دیں نا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اسی کے متعلق، اچھا پرانا، پہلا وہ، اچھا معراج بی بی بیچ میں آگئیں، اوکے جی، نلوٹھا صاحب! وہ اپنے کوئسچن کی طرف جا رہے ہیں، یہ تو معراج بی بی کو ہم ڈسکس کر رہے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: آپ پریشان ہو جاتی ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم!-----

Madam Deputy Speaker: Okay, the Question number let me have a look at the Question number, that is 4842, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Okay, the Question is referred to the concerned Committee.

یہ جو کوئسچن ہے ثوبیہ بی بی! مفتی جانان صاحب کا یہ ڈیفر کر رہے ہیں، انیسہ بی بی نے کہا تھا کہ میں خود ہوں گی کیونکہ اس پہ ڈسکشن ہونی ہے، مفتی جانان صاحب سے صبح-----

محترمہ ثوبیہ شاہد: میڈم سپیکر! میں Satisfied تھی اس کوئسچن سے کیونکہ-----

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں Already floor پہ کہہ چکی ہوں کہ میں Satisfied تھی کیونکہ اس دن میری منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی تھی اور سیکرٹری صاحب سے بھی، انہوں نے بتایا تھا، میں نے اس میں کوئسچن کیا تھا کہ احتساب میں یہ کیس کیوں نہیں گیا؟ ان لوگوں نے بتا دیا کہ وہ گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں لیکن آپ تو Satisfied ہیں، مفتی جانان صاحب نہیں ہیں، ان کیلئے-----

محترمہ ثوبیہ شاہد: تو وہ اپنا الگ کوئسچن لے آئیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں وہ اس میں لکھا ہے Under the rule۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، تو وہ اپنی طرف سے۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4798 _ جناب محمد علی: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے صوبے میں تعلیمی ایمرجنسی / تبدیلی کا عزم کر رکھا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت کو تقریباً چار سال پورے ہونے کو ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مئی 2013 سے اب تک محکمہ کی کارکردگی رپورٹ فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، 2013 سے اب تک محکمہ کی کارکردگی رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

4808 _ جناب محمد علی: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے محکمہ میں حاضری اور اچھی کارکردگی کیلئے بائیو میٹرک کا سسٹم رائج کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بائیو میٹرک سسٹم بعض اضلاع میں خراب ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کن کن اضلاع میں سسٹم ٹھیک ہے اور کن کن اضلاع میں سسٹم خراب ہے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جواب جز نمبر (ب) میں ملاحظہ ہو۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay, thank you very much let me جی، Rules یہ دے دیں، Rule ذرا Relax کر رہے ہیں۔ Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240? Okay carry on

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! قومی ایر لائن پی آئی اے کی تمام فلائٹس جو کہ عمومی طور پر گھنٹوں کی تاخیر سے پہنچتی ہیں، جس کی وجہ سے نہ صرف خسارے کا شکار ہے بلکہ اس کے ذریعے مسافر اس میں سفر سے گریزاں ہیں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی، فخراعظم صاحب! مخکښې د رولز د پاره اووایه چې رولز زه Suspend کړم۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! Rule 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under the rule 240, to allow the honorable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Carry on now.

قراردادیں

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! قومی ایر لائن پی آئے اے کی تمام فلائٹس جو کہ عمومی طور پر گھنٹوں کی تاخیر سے پہنچتی ہیں، جس کی وجہ سے نہ صرف خسارے کا شکار ہے بلکہ اس کے ذریعے مسافر اس میں سفر سے گریزاں ہیں، جس کی وجہ سے مسافروں کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے اور خصوصاً حج کی پروازوں میں تاخیر اور عمرہ زائرین پی آئی اے کے رویہ سے نالاں ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پی آئی اے اپنی پروازوں کو مقررہ شیڈول پر یقینی بنانے اور خسارے کو ختم کرنے کیلئے عوام پر بوجھ ڈالے بغیر اقدامات اٹھائیں۔

Madam Deputy Speaker: Ji, next one.

جناب فخر اعظم وزیر: Next one, the next one قومی ایر لائن پی آئی اے کی فلائٹس جو پشاور سے لاہور جاتی ہیں، وہ عموماً تین یا چار دن کی تاخیر کا شکار ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم خان! فخر اعظم خان! (مداخلت) ! Just one minute یہ

ایک جو آپ کی ریزولیوشن ہے، یہ پاس کر لیتے ہیں ہاؤس سے پوچھ کے، Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is unanimously passed. Okay, next one.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: Okay next one، آپ کی بھی ریزولیوشن ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، میری بھی ایک دو قرار دادیں ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے، ان کا سیکنڈ ریزولیوشن ہے۔

جناب فخر اعظم وزیر: The second resolution۔ میڈم! قومی ایئر لائن پی آئی اے کی فلائٹس جو پشاور سے لاہور جاتی ہیں، وہ عموماً تین یا چار دن تاخیر کا شکار ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان مسافروں میں ضعیف اور بیمار مسافر بھی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پی آئی اے کی پشاور سے لاہور روزانہ پرواز ہونی چاہیئے اور پی آئی اے کی پروازوں کو مقررہ شیڈول پر یقینی بنانے کیلئے اقدامات اٹھائے جائیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you ji. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

نلوٹھا صاحب! آپ کی ریزولیوشن تھی؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میں نے ریزولیوشنز دی تھیں لیکن وہ ایجنڈے پر نہیں آئی ہیں، اگر آپ اجازت دے دیں تو میں زبانی پڑھ لوں، مجھے یاد ہیں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ریزولیوشن، اوکے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پڑھ لوں؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں ہاں پڑھ لیں، پڑھ لیں ریزولیوشن، Rule relax ہے Already۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی، Rule relax ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحبہ! میں نے قرارداد جمع کروائی تھی کہ ہمارے آنریبل وزیر خزانہ صاحب کے اوپر جو سکینڈل خیبر بینک کے حوالے سے بنا تھا اور ایم ڈی خیبر بینک نے اشتہار بھی جاری کیا تھا، اس کی جو انکوائری حکومت نے مقرر کی تھی، کل بھی میں نے سنا ہے کہ اس کے اوپر بحث ہوئی ہے، اس انکوائری کے اوپر نہ میں مطمئن ہوں اور نہ یہ ہاؤس مطمئن ہے، میں یہ درخواست کرتا ہوں اس ہاؤس سے اور حکومت سے کہ اس سکینڈل کی انکوائری دیکھے، اگر ایم ڈی نے غلط اشتہار جاری کیا تھا تو وہ کیوں Dismiss from Service نہیں ہوا ہے، کیوں نہ اس کے خلاف ایکشن۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نلوٹھا صاحب! وہ تو Detailed discussion دو گھنٹے ہوئی، اس میں کمیٹی بنی اور اس کمیٹی میں آپ ممبر ہیں، Because all the Parliamentary Leaders are the member of that Committee، تو وہ تو بس Decide ہو جائے گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحبہ!۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں وہ ہو گیا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر! ہاؤس کی کمیٹی کے اندر۔۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: That is already done, you are a member of that Committee Nalotha Sahib, and all the Parliamentary Leaders are the members, so thank you, okay. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, Friday, 19th May.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 19 مئی 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)